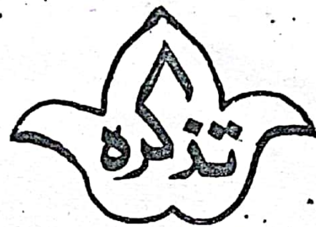
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۵ الآیۃ القرآن




## غوث الزمان

# جناب السید عبدالوہاب صاحبؒ

المعروف

# اخوند پنجو صاحب

اکبر پورہ - پشاور

از

صاحبزادہ حبیب الرحمان (گڑیالہ - مردان)

اپریل 1987



# فہرست

## باب سوم



## باب چہارم

# دُعا

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
ثنا خواں ہوں تیرا، ثنا پڑھ رہا ہوں

تری ذات ارفع تیری شان بالا
تیرے نور سے ہے یہ دُنیا اُجالا

کھلا ہے یہ عقدہ محمدؐ سے سارا
صفت اس نبیؐ کی صدا کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

رسولِؐ خدا نے جو تعلیم دی تھی
عمل اس پہ پیخوزؒ نے سختی سے کی تھی

ہے زندہ ابھی تک سبب اس کی یہ تھی
حقیقت اسی کی بیاں کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

حرص سیم و زر میں ہم پھنس گئے ہیں
جو راہِ نجات تھی وہ ہم کھو گئے ہیں

صحیح راہ پہ شمشادؔ علی چل گئے ہیں
طریقے اسی کی دعا کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

نمود و نمائش سے ہو ہم کو نفرت
جو راہِ خدا ہو اسی میں ہے عظمت

ایمان ہو سلامت اور رسولؐ کی ہو قربت
پڑھا ہے جو میں نے وہی لکھ رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

یا الٰہی صدقہ تیرے عزت و جلال کا
صدقہ پیغمبر اور اس کے آل کا

ہے التجا مغفرت پیخوزؒ کی سب اولاد کا
ملی عظمتوں کی نگاہ کر رہا ہوں

تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

---

ے پیرِ طریقت شمشاد علی صاحب نے موجودہ مادی دور میں سرکاری نوکری چھوڑ کر درویشانہ زندگی اختیار کی اور اخوند پیخو صاحبؒ کی اولاد کی ناک رکھ لی۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تشکر

جناب غوث زمان سید عبدالوہاب اخون پنجو صاحب رح اور ان کی اولاد کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے میں نے مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا جو ہمارے بزرگوں اور عقیدتمندوں نے پشتو اور فارسی زبانوں میں آج سے تین چار صد برس پہلے لکھی تھیں مگر ان مناقبوں میں بزرگوں کے اسمائے گرامی کے تلفظ اور تحریر میں فرق تھا۔ لہٰذا مجھے اس کی تصدیق و تصحیح کے لئے گاؤں گاؤں جانا پڑا مگر بڑی دشواری یہ پیش آتی رہی کہ صحیح رہنمائی گنتی کے چند صاحبان کر سکے۔ جن کا میں بے حد شکر گذار ہوں۔ میں جہاں بھی گیا اور جس سے ملاقات ہوئی۔ ان میں یہی جذبہ پایا کہ اس کتاب کو جلد از جلد شائع کیا جائے مگر دشواری یہ تھی کہ اکثر حضرات کو اپنے آبا و اجداد کا صحیح علم نہیں تھا اور اس کے لئے وقت کی ضرورت تھی۔ لہٰذا میں سب سے اس طویل انتظار کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ جن بزرگوں، بھائیوں اور برخورداروں نے معاونت کی۔ مجھے صحیح مواد حاصل کرنے کے لئے بجد کوشش کی میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔
ان میں چند کے اسمائے گرامی تحریر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور ان کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

۱۔ حاجی سید ہدایت الرحمٰن صاحب۔ طورو

۲۔ پیر طریقت جناب شمشاد علی صاحب۔ اکبر پورہ۔

۳۔ سید تجمل حسین شاہ صاحب و سید فدا حسین شاہ صاحب۔ ادینہ

۴۔ ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب۔ گڑھیالہ۔

سپاس گذار:

صاحبزادہ حبیب الرحمان
المعروف صوبیدار باچہ
گڑھیالہ

# پیش لفظ

میں نہ تو ادیب ہوں اور نہ ہی کبھی تصنیف و تالیف سے تعلق رہا ہے مگر دل میں ہر وقت خواہش رہتی تھی کہ اپنے بزرگوں سے متعلق معلومات حاصل کروں۔ حسن اتفاق اللہ پشتو ابیات کی شکل میں ایک کتاب نظر سے گزری جو اخوند پنجو صاحبؒ کے حالات سے متعارف تھی۔ جیسے جیسے پڑھتا جاتا تھا شوق اور معلومات میں اضافہ ہوتا رہا۔ مصنف کا نام صاحبزادہ محمد حنیف ہے جو چوتھی پشت میں جا کر ہمارے رستم کے باباجی حاجی اکبر صاحب کے عمزاد بھائی ہیں۔ اُس نے اصل کتاب تورڈھیر کے صاحبزادہ عبدالعزیز صاحب سے حاصل کی تھی جو فارسی زبان میں لاہور کے شمس العلماء نے تحریر کی تھی۔

اکبرپورہ کے ایک فصیح اللسان شاعر ابوسعید عرف خاکی نے مرف سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحبؒ کے حالات فارسی اشعار کے طرز پر لکھ کر علیحدہ کتاب کی شکل میں پیش کی۔ میاں صاحب (صاحبزادہ محمد حنیف) نے سنہ ۱۱۹۸ھ میں اخوند پنجو صاحبؒ کی وفات کے ایک سو چھپن (۱۵۶) سال بعد اس کو پشتو ابیات میں ترجمہ کرکے پیش کیا تاکہ باباجی کی اولاد اور معتقدین اس سے استفادہ کرسکیں۔

چونکہ آج کل اکثر لوگ پشتو تحریر اور خصوصاً ابیات کو سمجھنے میں دقّت محسوس کرتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کو آسان اردو نثر میں لکھوں تاکہ باباجی کی اولاد اپنے شجرۂ نسب اور پیران طریقت کے سلسلے کو سمجھ سکیں اور باباجی کی کرامات اور زندگی کے چیدہ چیدہ حالات سے روشناس ہوسکیں۔ میں بھی اسی گمنام اولاد میں شامل ہوں جن کو باباجی سے اپنے تعلق کا ذرّہ بھر شائبہ بھی نہیں تھا۔ ؏

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

احقر

صاحبزادہ حبیب الرحمان

موضع گڑیالہ۔ تحصیل و ضلع مردان

# باب اول

## سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحب کے ابتدائی حالات

وفات ۱۰۳۲ھ

سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں باباجی کے آبا و اجداد عرب سے ہندوستان آئے اور مراد آباد کے نزدیک سنبھل گاؤں میں رہائش پذیر ہوئے ۔ اُن کے دادا صاحب السیّد کیداد شاہ کو وہاں کے حالات پسند نہ آئے اور اپنے بیٹے السیّد غازی شاہ کے ساتھ ہندوستان سے ہزارہ کے راستے علاقہ یوسف زئی میں داخل ہوئے ۔ شاہ منصور اور ڈاگئی کے درمیان گجو ترکئے گاؤں میں مقیم ہوئے ۔ یہاں کا سردار گجو خان تھا جو شاہان وقت سے باغی رہتا تھا اور علاقے میں اپنے رسم و رواج کے مطابق حاکمیت کرتا تھا ۔ سید غازی بابا کے حسن و اخلاق ، عبادت اور ریاضت کی شہرت دور دور تک پہنچی ۔ حضرت صالح محمد ( دیوانہ بابا) بونیر سے ملاقات کے لئے آئے تھے اور آپ کے اوصاف حمیدہ سے بہت متاثر ہوئے ۔ ان کی پھوپھی کا ابھی تک نکاح نہیں ہوا تھا ان سے حالات بیان کئے تو وہ سیّد غازی بابا کے ساتھ نکاح کرنے پر آمادہ ہوگئے ۔

ان دنوں علاقے میں سخت قحط سالی تھی ۔ لوگ سخت پریشان تھے ۔ بارش کا نام و نشان نہ تھا ۔ فصلیں تباہ و برباد ہورہی تھیں ۔ مغل شہنشاہ ہمایوں کا وقت تھا ۔ ۹۴۵ ہجری کا سال تھا کہ رات کو سردار گجو خان نے خواب دیکھا کہ موسلا دھار بارش برس رہی ہے ۔ ملک سرسبز و شاداب ہوگیا ہے ۔ لوگوں کی مرادیں پوری ہورہی ہیں اور ایک بابرکت بچہ پیدا ہوا ہے جو صاحب عظمت و کرامت ہے ۔ گجو خان کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ واقعی بارش برس رہی ہے اور ملک کا نقشہ بدل گیا ہے ۔

چونکہ گجو خان علاقے میں بچے کی پیدائش پر پانچ روپیہ جبرہ ٹیکس وصول کیا کرتا تھا جو لوگوں کی استطاعت سے زیادہ تھا ۔ اس لئے اکثر لوگ بچے کی پیدائش کو خفیہ رکھتے تھے ۔ گجو خان نے اپنی کنیزوں کو بلاکر ہدایت کی کہ رات کو پیدا ہونے والے بچے کی فوراً نشاندہی کرکے اطلاع دی جائے ۔ ایک کنیز نے سید غازی شاہ کے گھر بچے کی ولادت معلوم کرکے گجو خان کو مطلع کیا ۔

اسی رات اسی علاقے میں ایک خدارسیدہ فقیر نے بھی خواب دیکھا کہ گجو خان ترکئے گاؤں میں ایک

باکمال بچے کی ولادت ہوئی ہے جس سے زمین اور آسمان روشن ہیں اور مادرزاد صاحب کرامت ولی ہیں - وہ اس خواب سے سخت پریشان تھا کہ اس کو غیب سے آواز آئی کہ گجوزر کئے میں غوث زمان کی ولادت ہوئی ہے - وہ ملاقات کے شوق میں چلتا ہوا سید غازی بابا کے مکان پر پہنچا اور اسی وقت سردار گجو خان کا حاضر خدمت ہوا - چونکہ سید غازی بابا کے پاس پانچ روپے نہیں تھے اس لئے دونوں کے سامنے بچے کی پیدائش سے لاعلمی کا اظہار کیا - مگر گجو خان نے پورے حالات بیان کرکے سید غازی بابا کو قائل کیا اور جب یہ معلوم ہوا کہ پانچ روپے نہ ہونے کی وجہ سے بچے کی پیدائش مخفی رکھی گئی تو اسے بہت افسوس ہوا - اور اسی وقت یہ رسوائے زمانہ ٹیکس معاف کر دیا جس سے علاقے کے لوگوں کو اطمینان حاصل ہوا - ساتھ ہی دوسری بری رسومات ختم کرنے کا بھی اعلان کیا -

## گجو خان ترکئے سے ہجرت

سنہ ۹۵۸ھ میں اخوند پنجو بابا کی عمر تقریباً چودہ سال تھی کہ آپ نے گجو خان ترکئی کے ایک مولوی کو بعد از وفات خواب میں دیکھا کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا ہے - آپ نے اس سے وجہ دریافت فرمائی تو ملا ممسک نے عرض کیا کہ میں دنیا میں عشر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا اور بڑی وجہ یہ ہے کہ گجو خان بادشاہِ وقت کا باغی ہے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کی سزا ملی ہے - بابا جی خواب سے بیدار ہوئے تو سوچا کہ عشر زکوٰۃ کی ادائیگی کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے - کیونکہ بے مال و اسباب ہوں - البتہ گجو خان کے ساتھ رہائش کی سزا مجھ پر بھی لاگو ہوتی ہے - لہٰذا اپنے والدین دادا بھائی کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گئے اور گدر محمد علی کو مشک کے ذریعہ پار کرکے مصری پورہ پہنچے جہاں آج کل آپ کا مزار شریف ہے یہاں سبزہ زار اور جنگل تھا - مویشیوں کے لئے چراگاہ تھی اس لئے یہ جگہ پسند آئی اور مقیم ہو گئے - ابھی تک اکبر پورہ کے آبادی کا نام و نشان تک موجود نہ تھا البتہ اس مقام کو چار باغ کہا کرتے تھے اس وقت پشاور کا حاکم ہمایون بادشاہ کا بھائی مرزا کامران تھا اور رعایا اس کی وفادار تھی -

## مصری پورہ (اکبر پورہ) سے چوہا گجر روانگی

مصری پورہ میں چند ماہ قیام کے بعد آپ کا قافلہ پشاور کے نواحی گاؤں چوہا گجر چلا گیا کیونکہ وہاں کے لوگ مالدار تھے اور دودھ دہی بیچنے کا کاروبار کرتے تھے - مویشی بکثرت پالتے تھے اور ان

کے لئے وسیع چراگاہ موجود تھی - بابا جی کے پاس بھی کافی مال مویشی تھے - اس لئے یہاں مقیم ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے -

## چوہا گجر میں انوکھا واقعہ

پشاور کے حاکم کے اہلکار چوہا گجر سے دودھ کے گھڑے بھر کر حاکم کے لئے لے جایا کرتے تھے اور اس کام کے لئے لوگوں سے بیگار کروایا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ اخون پنجو بابا بھی بیگار میں پکڑے گئے اور دودھ کا بھرا ہوا گھڑا آپ کے سر پر رکھ دیا گیا - جب آپ چل پڑے تو گھڑا آپ کے سر سے اوپر اُٹھ کر چل پڑا - اہلکاروں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر گھڑا دوبارہ آپ کے سر پر رکھا مگر چلنے پر وہ پھر اوپر چلا گیا - اسی طرح چار مرتبہ کوشش کے باوجود گھڑا آپ کے سر پر قائم نہ رہ سکا - اہلکاروں نے آپ کو کر بیدا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے مگر آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا - اہلکار غمزدہ اور شرمندہ ہوئے اور آپ کے پاؤں پکڑ کر معافی کے خواستگار ہوئے - آپ نے بہت اصرار کے بعد ان کو معاف کر دیا اور واپس چوہا گجر پہنچے - اس واقعہ نے لوگوں کو بہت متاثر کیا اور اس کے بعد آپ کو نذرانے پیش کرنے کے لئے حاضری دیا کرتے تھے - نذرانوں میں اس قدر مال مویشی آنے لگے کہ اکثر ناسمجھ لوگ آپ کو گجر سمجھنے لگے حالانکہ آپ خاندانی "حسینی سیّد" ہیں - آگے شجرۂ نسب دیکھنے پر آپ کو صورتِ حال خود بخود معلوم ہو جائیگی -

## اخوند پنجو صاحبؒ کا حصولِ علم اور ریاضت

چوہا گجر گاؤں میں مقیم ایک عالم فاضل مولوی درس دیا کرتے تھے جن سے بہت سے لوگوں نے علوم و فنون حاصل کئے تھے - بابا جی نے ان سے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا - جب پورے علوم پر دسترس حاصل کیا تو مزید تعلیم کے لئے ہندوستان کا رُخ کیا اور حصولِ علم کی تلاش میں روہیل کنڈ جا پہنچے اور "سلجام" نامی گاؤں میں مقیم ہو کر علوم کی تکمیل کی اور پھر واپس چوہا گجر مراجعت فرمائی - واپسی پر دادا صاحب کا انتقال ہو گیا تھا - آپ نے چوہا گجر میں تیس سال عبادت و ریاضت میں گزارے -

بابا جی اپنے والدین اور بھائی کے ہمراہ چوہا گجر سے شاہ ڈھنڈ منتقل ہو گئے جو قلعہ بالا حصار کے شمال میں ہے - یہاں وسیع چراگاہ تھی جہاں ان کے مال مویشی چرتے تھے اور آپ عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے - دو سال کے بعد بابا جی صاحب کے والد صاحب وفات پا گئے اور وہیں سپردِ خاک کئے گئے - آج بھی ان کا مزار عقیدتمندوں کا مرکز ہے -

والدصاحب سے تین صدرو پے نقد اور مال مویشی ورثے میں ملے ۔ یکصدروپے اپنے استاد کو اس کی ضرورت کے لئے دے اور باقی سب خیرات کر گئے ۔ اسی اثنا میں والدہ بھی رحلت کر گئی اور آپ اڑتالیس سال کی عمر میں سنہ ۹۹۰ھ میں اکبر پورہ کے شمال میں ایک کھجور کے درخت کے ساتھ عبادت خانہ بنا کر مقیم ہو گئے ۔ بھائی بھی ساتھ تھا ۔ ابھی تک آپ نے شادی نہیں کی تھی ۔ دس سال تک یہاں عبادت کرتے رہے اور پھر اکبر پورہ گاؤں کے مرکز میں تشریف لائے اور یہاں مسجد تعمیر کر کے درس وتدریس میں مشغول رہنے لگے ۔ پچاس سال تک ذکر اذکار اور تعلیم وتدریس کا سلسلہ جاری رہا اور ہزاروں کو علماء وفضلاء کے درجہ تک پہنچا کر دستار بندی فرمائی :

## اخوند پنجو صاحب کی بیعت اور مراتب

سنہ ۹۹۱ھ میں سید علی صاحب المعروف بہ پیر بابا رحلت کر گئے اور یہ علاقہ غوثیت سے محروم ہو گیا ۔ اس دوران حضرت جلال الدین تھانیری قطب زمانہ ہندوستان میں وفات پا گئے اور روحانی دنیا میں خلا پیدا ہو گیا ۔ جلال الدین صاحب تھانیری کے مرید ابوالفتح کمباچی کو بشارت ہوئی کہ افغانستان کی طرف کوچ کرو چنانچہ وہ اکبر پورہ پہنچے اور بابا اخوند پنجو سے ملاقات ہوئی ۔ چشتیہ صابریہ طریقت پر باباجی نے ابوالفتح کمباچی سے سنہ ۹۹۳ھ میں بیعت کی ۔ اور آپ نے باباجی کو دعا دی کہ اللہ تعالےٰ سید عبدالوہاب کو پانچ بادشاہوں کی طاقت سے نوازے چنانچہ پانچ بادشاہوں یعنی ہمایوں، شیر شاہ سوری، جلال الدین اکبر، جہانگیر اور شاہ جہان کے دبدبے آپ کے اشاروں میں کھلتے پھولتے رہے اور آپ قطب کے درجے سے نوازے گئے :

## اکبر پورہ کی ابتدائی تعمیر

سنہ ۹۶۱ھ میں ہمایوں نے ایران سے چل کر ہندوستان پر حملہ کیا ۔ راستے میں چار باغ کے پاس جنگل میں قیام کیا ۔ یہ جگہ آب وہوا کے لحاظ سے موافق ثابت ہوئی اور ہمایوں کو بہت پسند آئی ۔ ساتھ ہی ایک مجذوب نے بتایا کہ یہ مقام غوث زمان کا مسکن ہو گا لہٰذا حدبندی کر کے عمارت کی بنیاد ڈالی اور اپنے لڑکے جلال الدین اکبر کے نام پر اس مقام کا نام اکبر پورہ رکھا ۔
منعم خان نے جو خان خانان کے نام سے مشہور تھا اس تمام چراگاہ کو آبادی میں تبدیل کر دیا :

—

# جلال الدین اکبر کی حاضری

۹۸۱ھ میں والئ پشاور شادمان نے بادشاہ کی اطاعت سے انکار کردیا لہٰذا جلال الدین اکبر اس کی سرکوبی کے لئے آیا اور لڑائی میں قتل کردیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے باباجی کی شہرت سنی تو بالا حصار قلعہ کے نزدیک باباجی کی قیامگاہ پر دعا کے لئے حاضر ہوا۔

۹۸۹ھ میں یوسفزئی قبیلے نے بغاوت کی اور تحریک تاریکیان کے لوگوں نے قبائلی علاقوں میں اثر و رسوخ بڑھا کر لوٹ مار کا بازار گرم کردیا۔ والئ کابل مرزا محمد حکیم کی امداد کے لئے جلال الدین اکبر نے فوج کشی کی۔ اس وقت اخوند پنجو بابا اکبرپورہ کی کھجور مسجد میں قیام پذیر تھے۔ آپ کے دیدار اور دعا کے لئے بادشاہ حاضر ہوئے اور ملاقات کے بعد اپنی مہم کا آغاز کیا۔ اس وقت مرزا محمد حکیم وفات پاگئے اور کابل کے مسند کیلئے عبداللہ خان نے یوسفزئی قوم کی مدد سے فساد برپا کی۔ مگر اکبر بادشاہ نے سب نقشے ختم کردئے اور انتظام سلطنت کو مستحکم کرنے کے بعد منظفر و منصور واپس چلا گیا۔

# اخوند پنجو صاحبؒ کے خاص خاص مریدوں کا حال

میاں علی صاحب یشربا ؤ گاؤں کے خوانین میں سے تھے۔ اصل نام علی خان تھا۔ سب کچھ چھوڑ کر باباجی صاحب کے پاس اکبرپورہ تشریف لے آئے اور عبادت و ریاضت میں اس قدر ترقی کی کہ باباجی کے خلیفہ اوّل بن گئے۔ یہاں نام میاں علی ہوا مگر باباجی آپ کو شیخ جی کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ باباجی کے ہمراز تھے۔ بہت بلند مرتبے کے ولی تھے مگر لوگوں سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے تھے آپ کے فرزند ارجمند شیخ عبدالرحیم نے بھی اپنے والد سے بلند مرتبہ حاصل کیا اور باباجی کی جملہ کرامات اور اوصاف اپنے والد سے معلوم کئے جو اس کے لڑکے حافظ محمد سعید نے فارسی زبان میں "خاکی" کے لقب سے اشعار کی شکل میں رقم کئے۔ اس کو زمانہ بعد میں صاحبزادہ محمد حنیف نے پشتو اشعار میں ترجمہ کیا۔ جس کی بنیاد پر یہ کتاب لکھی گئی۔

۲۔ اخون سالاک صاحب کابل گرام کے تھے۔ آپ جنون کی حد تک جہاد کے شوقین تھے

بابا جی کی خدمت میں دعا اور توشۂ جہاد کے حصول کے لئے حاضری دیتے تھے اور آپ کی اجازت سے ہر محاذ پر جہاد کے لئے بھیج جاتے تھے۔ آپ کابل گرام (ترکستان) میں کافی جائیداد چھوڑ کر بابا جی کی خدمت میں حاضر رہنے لگے۔ ساری عمر جہاد، تزکیۂ نفس اور عبادت میں گزاری۔ آپ نے چار مفید کتابیں لکھ کر چھوڑی ہیں۔ ایک کتاب کا نام "مناقب اخون پنجورح" ہے جس میں بابا جی کے حالات مفصل بیان کیئے ہیں۔

ایک کتاب کا نام "بحرالانساب" ہے جس میں افغانوں، مشائخ اور سادات کے شجرہ نسب اور واقعات ہیں۔ مشہور اور سب سے مفید کتاب "فتاویٰ غربیہ" ہے جس سے علماء نے استفادہ کیا ہے اور دین کے متعلق کیمیاوی نسخے درج ہیں۔ ایک کتاب صرف غزوات پر لکھی ہے جس میں مختلف محاذوں کے قیمتی حالاتِ غزوات محفوظ ہیں۔

اخون سالاک بونیر، پکلی، الائی، چیلاس اور ترکستان کے کافروں سے جہاد کرتا رہا اور اسلام سے مشرف کرواکر کابل گرام تک پہنچا اور وہیں وفات پاکر مدفون ہوا۔ آپ کی اولاد بونیر اور ترکستان میں پھیلی ہوئی ہے۔

۳۔ ایک صاحب کاکا صاحبؒ کے والد تھے۔ باپ کا نام مست صاحب اور دادا کا نام غالب صاحب ہے۔ ترکستان سے آکر خٹک قبیلے میں آباد ہوگئے اور اخون پنجورح کے خاص مریدوں میں شامل ہوگئے۔ ایک رات خواب میں دیکھتا ہے کہ دونوں طرف سے پانی مل رہا ہے اور اس سے جھاگ اٹھ رہی ہے اور یہ جھاگ اوپر چڑھ رہی ہے۔ بابا جی سے خواب کی تعبیر بیان کی تو آپ نے بچے کی پیدائش کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ یہ بچہ بہت سعادت مند اور یا کمال ہوگا۔ اور شہرت میں آپ سے بہت بڑھ جائے گا۔ چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے۔ بچہ پیدا ہو چکا تھا۔ آپ بچے کو اٹھا کر بابا جی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے بچے کو دعائیں دیں اور نام رحمکار یہ رکھا۔ خٹک "کاکا" بزرگ کو کہتے ہیں۔ اس لئے بعد میں آپ کاکا صاحبؒ کے نام سے مشہور ہوگئے۔ ایک صاحب نے بابا جی کو سات گز کھدر اور ایک سفید مرغ نذرانے میں پیش کیا اور یہی نذرانہ کاکا صاحبؒ کے نواسے باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔

---

۴۔ شیخ رحمکار کاکا صاحبؒ: جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ آپ نے اخون پنجو صاحبؒ کی خدمت میں رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی اور آپ کے خاص مریدوں میں شامل ہوگئے

عبادت وریاضت میں اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ آپ کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ اس لئے کچھ لوگ آپ کو "پیلا بابا" کے نام سے پکارتے تھے۔ خوشحال بیگ خٹک قوم کا سردار تھا جو ادیب شاعر کے علاوہ ایک بہادر اور جنگجو لیڈر تھا۔ مغل سلطنت کا مخالف تھا اس لئے اورنگ زیب بادشاہ سے برسرپیکار رہتا تھا۔ کاکا صاحبؒ بھی اس کی دل آزاری سے نہ بچ سکا۔ ایک دفعہ مغل شہنشاہ اورنگزیب نے پکڑ کر گوالیار کے قلعہ میں قید کردیا۔ لمبی قید کے بعد چھٹکارا ملا مگر دن کو سفر کرتے ہوئے شام کو واپس قلعہ گوالیار پہنچ جاتا۔ شیخ رحمکار کی کرامت کا قائل ہوا اور یہ شعر زبان پر آیا ؎

زهٔ په بند دَ اورنګ نهٔ یم چه به خلاص شم
زهٔ بند کړے شیخ رحمکار زمری کاکا یم

ترجمہ: یعنی میں اورنگزیب کا قیدی نہیں ہوں کہ چھوٹ جاؤں گا۔ مجھے تو شیخ رحمکار شیر نے قید کر رکھا ہے"۔ خوشحال خٹک کا بھائی چنبل بیگ جس کا اصل نام جمیل بیگ تھا۔ شیخ بابر بابا اور مرزا گل بابا آپ کے خاص مریدوں میں سے تھے۔

۵۔ اخون موسےٰ بٹی کوٹ۔

۶۔ عبدالغفور بوڈا بابا علاقہ خلیل۔

۷۔ میاں عثمان صاحب اور

۸۔ حاجی میاں مزید الدین صاحب دونوں باباجی کے فرزند تھے اور صاحب مراتب مریدوں میں سے تھے۔

## اخون پنجو صاحب کا طریقہ عبادت وریاضت

اخون پنجو بابا کی عمر ۹۶ سال تھی۔ ۱۴ سال کی عمر میں گجو نتر کئے چھوڑا۔ دو سال مختلف مقامات پر گزارے۔ تیس سال تک چوہا گجر اور شاہ ڈھنڈ میں ریاضت، عبادت اور مشقت میں گزارے اور قطب کے درجے تک پہنچے۔ پچاس سال تک اکبر پورہ میں درس و تدریس، ذکر اذکار، چلہ کشی، ریاضت و عبادت میں گزارے اور غوث زمان کا مرتبہ ملا۔ حال یہاں تک پہنچا کہ اللہ تعالےٰ کی تجلیات میں مستغرق رہتے تھے اور دنیا وما فیہا کا کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا۔ اذان کی آواز سے بیداری نہیں ہوتی تھی لہٰذا میاں علی صاحب آپ کو کندھے سے ہلا ہلا کر حق حق کے نعرے لگاتے تھے اور جب آپ بیدار ہوتے تھے تو فرماتے شیخ جی اپنی حاجت بیان کرو کیا ہو؟ میاں علی صاحب عرض کرتے کہ باباجی نماز کا وقت ہوچکا ہے آپ کا انتظار ہے۔ اس کے بعد اٹھ کر جماعت میں شامل ہوجاتے جب ذکر واذکار

شروع ہوتی تو سننے والے مدہوش ہو جاتے تھے اور ان پر وجد طاری ہو جاتی تھی ۔ بے دین خود بخود حاضر ہو کر اسلام قبول کرتے ۔ جب درس و تدریس کا عالم ہوتا تو آپ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے ۔ جب راز و نیاز کا وقت ہوتا تو آپ قرب وجوار سے بے نیاز ہو کر استغراق میں چلے جاتے ۔ وعظ و نصیحت کے وقت بڑے بڑے علماء و فضلاء آپ سے استفادہ کرتے تھے اور حل طلب مسائل بڑے آسان اور موزون پیرایہ میں سمجھایا کرتے تھے ۔ آپ چشتیہ صابریہ طریقت پر تھے ۔

آپ کے اکثر مرید سرود کے رنگ میں اپنے جذبات سے بے قابو ہو کر کمالات کا اظہار کیا کرتے تھے ، مثلاً اخون سالاک صاحب جہاد کے لئے سامان جمع کرنے کی غرض سے اپنے پیر بھائیوں سے امداد طلب کر رہے تھے ایک دفعہ چنبل بیگ فیقر (اصل نام جمیل بیگ تھا) کے پاس پہنچ گئے اور ان سے امداد طلب کی ۔ اس نے اپنے مریدوں سے سرود بجانے کے لئے حکم دیا ۔ اخون سالاک صاحب ناپسندیدگی سے یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہے تھے ۔ اچانک فیقر پر وجد طاری ہو گیا اور پتھر، کنکر جو وہاں پڑے تھے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اٹھاؤ جس قدر تمہیں ضرورت ہے ۔ اخون سالاک صاحب نے دیکھا کہ وہ اشرفیوں کا ڈھیر ہے ۔ خاموشی سے ایک ہزار اشرفی اٹھا کر چلا گیا ۔

## تاریکی فرقہ اور فسادات

وزیرستان کے ارمڑ قبیلہ میں عبداللہ نامی عقائد فاسدہ اختیار کر گیا ۔ اس کا بیٹا پیر تاریکی بایزید فسق و فجور اور باطل عقائد میں دور دور تک مشہور ہو گیا ۔ سادہ لوح قبائلی اور بدنام لوگ اس کے گرد جمع ہونے لگے یہ چار زبانوں یعنی عربی، فارسی، پشتو اور ہندی کا عالم تھا اور عقائد خبیثہ میں کتابیں لکھ کر لوگوں کو گمراہ کرتا تھا ۔ پیر بابا رح اور اخون درویزہ بابا رح نے علاقہ ہشتنگر کے مقام گلڈھیر پر مل کر بہت سمجھایا مگر بے اثر ثابت ہوا ۔ علاقے میں بدامنی پھیل گئی اور ڈاکہ زنی کا بازار گرم ہو گیا کابل کے مغل صوبہ دار محسن خان نے سرکوبی کی ۔ لڑائی میں بایزید زخمی ہو گیا مگر جانبر نہ ہو سکا ۔ غرضیکہ اس تحریک کو پورے طور پر ختم کرنے کی کوشش کی گئی مگر ان کی اولاد میں ایک جعلی پیر سرمست بن سید احمد اس باطل تحریک کی سرپرستی کرتا رہا اور اخون پنجو رح کے خلاف لوگوں کو ورغلاتا رہتا تھا ۔

# اخوند پنجو کے لقب کی وجہ تسمیہ

راوی اپنی کتاب میں مختلف موقعوں پر تین وجوہات لکھتا ہے جن کو یکجا کر کے قارئین کی آسانی کے لئے درج کرتا ہوں :-

۱۔ آپ کے پیر ابوالفتح کمباچی نے آپ کو بشارت دی کہ تم پانچ بادشاہوں کی طاقت کے برابر ہو گے آپ نے ۹۶ سال کی عمر کے دوران ہمایون، شیر شاہ، جلال الدین اکبر، جہانگیر اور شاہ جہان کے ادوارِ حکومت میں اپنے روحانی جلال کو قائم رکھا اور سب آپ کی بزرگی اور مرتبے کو بسر و چشم تسلیم کرتے تھے۔

۲۔ سرمست پیر تاریکی لوگوں کو ورغلاتا رہتا تھا کہ سید عبدالوہاب کی علمیت نہیں ہے صرف پنج بناء کی تلقین کرتا رہتا ہے اور پنجو کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ یہ بات باباجی کو پہنچی تو بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ نام مجھے بے حد پسند ہے مجھے اس نام کی شہرت عطا کر دے اور آپ کی دعا قبول ہوئی۔

۳۔ ہندوستان میں ایک پیر صاحب اپنے مرید سے اس قدر بدظن ہوئے کہ اس کے لئے بے ایمان فوت ہونے کی بددعا کی وہ نہایت پریشان ہوا۔ ہر ممکن کوشش کی کہ معافی مل جائے مگر مایوس ہوئے۔ آخر گھومتے پھرتے باباجی کی شہرت سنی اور آپ کے پاس اکبرپورہ پہنچے اور نہایت عاجزانہ پیرائے میں اپنے حالات سچ سچ بیان کئے۔ باباجی کو اس پر رحم آیا اور اس کے لئے ایمان کی سلامتی کی دعا کی۔ اس کا کشف اس پیر کو ہو گیا اور ہندوستان سے چل کر اکبرپورہ آئے اور باباجی سے بحث شروع کر دی مگر مطمئن نہ ہوا لہٰذا مسئلہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا باباجی نے دلائل پیش کئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم لوگ تو آپ کی امت میں اضافہ کیلئے ہیں نہ کہ آپ کے در سے محرومیت کے لئے۔ اس بندے میں خلوص اور محبت تھی اسلئے میں نے اس کے ایمان پر قائم رہنے کے لیئے دعا مانگی۔ رسول پاک صلعم مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا پانچ گنا ثواب عطا فرمایا ہے۔ یہ بھی پنجو کی ایک وجہ تسمیہ ہے۔

۴۔ اخوند ایرانی لوگ استاد محترم کو کہتے تھے اور آپ علماء کے استاد تھے اس لئے پہلے سے آپ کو اخوند صاحب کے نام سے یاد کرتے تھے۔ بعد میں اس کے ساتھ پنجو کا اضافہ مندرجہ بالا تین وجوہات کی بناء پر کیا گیا۔



# باب دوم

## ۲ — اخوند پنجو صاحب کی چیدہ چیدہ کرامات

چند کرامات آپ کی زندگی میں منظر عام پر آئے جبکہ اکثر کا اظہار آپ کی وفات کے بعد آپ کے رفیقِ خاص میاں علی صاحب سے اس کے فرزند شیخ عبدالرحیم صاحب نے بیان کیا ہے اور حافظ محمد سعیدؒ جو کہ شیخ عبدالرحیم کے فرزند تھے، نے کتابی شکل میں پبلش کیں۔ میں ان میں سے چیدہ چیدہ کرامات کا ذکر صرف آپ کی دلچسپی کے لئے کر رہا ہوں۔

### ۱۔ واقعہ جعلی پیر تاریکی سرمست:

تاریکی فرقے کا پیر سرمست لوگوں میں مقبول عام تھا۔ اکبر پورہ کے لوگ نالہ باڑہ پر بند باندھ کر اپنی زمینوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ پانی کی تیزی کی وجہ سے بند باندھنا مشکل ہو گیا تھا اور فصلیں خراب ہو رہی تھیں۔ لوگ پیر سرمست کے پاس شکایت لے کر جمع ہو گئے۔ پیر سرمست نے کہا کہ ابھی میری کرامت معلوم ہو جائے گی کہ بند ٹھہرتا ہے یا نہیں۔ لوگوں سے کھنگ کے پودے کاٹ کر لانے کا حکم دیا اور نالے بیچ گاڑھ کر بند بنانا شروع کر دیا۔ پیر سرمست خود پودوں کے اوپر نالے کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ جب بند کے نصف تک پانی پہنچا تو اچانک بند ٹوٹ گیا اور پیر سرمت گر کر ڈوبنے لگا مگر لوگوں نے باہر نکال کر بچا لیا۔ باباجی کو معلوم ہوا تو میاں علی کو اپنی عصا دے کر فرمایا کہ اسے بند کے بیچ کھڑی کر کے بند باندھو۔ میاں علی صاحب نے حکم بجا لیا اور خدا کی قدرت سے بند کو قرار آیا اور لوگوں نے اپنی زمینیں سیراب کر لیں۔ اس سے باباجی کی شہرت ہوئی اور پیر سرمست مریدوں سمیت توبہ کر کے باباجی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس طرح تاریکی تحریک کا خاتمہ ہوا۔

### ۲۔ ذکر الٰہی کا جوش و خروش اور ہندو براتیوں کا قبول اسلام:

آپ ذکر الٰہی اپنے معتقدین کے ساتھ مل کر باآواز بلند کیا کرتے تھے جس سے لوگوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور سننے والے بے دین خود بخود کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اس سے ہندوؤں میں گھبراہٹ پیدا ہوئی اور وہ باباجی کی مسجد والے راستے سے نہیں گزرتے تھے۔ ایک دفعہ علاقہ ھشتنگر سے ہندوؤں کی

برات اکبر پورہ آئی - برات کو دوسرے راستے سے گزارا گیا مگر دس ہندو جو جوانی کی مستی میں سرشار تھے پیچھے رہ گئے تھے اور وہ باباجی کی مسجد والے راستے سے چلے آئے جب مسجد کے پاس پہنچے، تو باباجی پر نظر پڑی اور مدہوش ہو کر گر پڑے - کچھ دیر بعد ہوش میں آکر باباجی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاؤں چومتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہو گئے اور وہیں پر باباجی کے نزدیک سکونت اختیار کر لی - ان کی اولاد اب بھی اکبر پورہ میں پراچگان کے نام سے موجود ہے جو نہایت متقی پرہیزگار اور پشت در پشت صالح چلے آرہے ہیں - ان میں سے شیخ اسلام الدین، شیخ سلطان شیخ قطب الدین، شیخ حبیب اور شیخ محمد بخش قابل ذکر ہیں ۔

۳ - باباجی کا ذکر الٰہی میں استغراق :

حافظ محمد سعید صاحب اپنے دادا میاں علی صاحب سے راوی ہے کہ سردی کا سخت موسم تھا۔ لوگ لحافوں میں سردی محسوس کر رہے تھے اور آگ کی تمازت برائے نام تھی - میں بھی سخت سردی کی وجہ سے اُٹھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ باباجی پسینہ میں شرابور ہیں - استغراق سے اُٹھ کر تار وجبہ کی طرف روانہ ہوئے - میں بھی سائے کی طرح ساتھ ساتھ چلتا رہا - اچانک ایک تالاب نظر آیا - باباجی تالاب کے کنارے بیٹھ کر ٹھنڈا پانی اچھالتے رہے اور نہایت خوش تھے - میں نے موقع کو غنیمت سمجھا اور عرض کیا کہ باباجی مجھ پر کچھ نظرِ عنایت فرمائیے - فرمایا شیخ جی آپ کہاں سے آئے ! خبردار اس واقعہ کا ذکر زبان پر نہ لانا۔ منصور نے محبت کا جام نوش فرمایا تھا اور محبت الٰہی نے ایسا مست کر دیا تھا کہ ضبط نہ کر سکا اور 'اَنَا الحق' کی صدا نے تختہ دار تک پہنچایا - دیکھو اللہ رب العزت نے ہماری کس قدر حوصلہ افزائی فرمائی ہے - یہ حوض اس کی مہمانی ہے جس سے ایک قطرہ بھی باہر نہ جا سکا - اس کے بعد مجھ پر نظر شفقت فرمائی اور خاص الخاص مرتبے پر فائز فرمایا - اس کے بعد واپس مسجد پہنچے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے -

۴ - علاقے کے علماء کا امتحان :

ایک دفعہ علاقے کے چیدہ چیدہ علماء جمع ہو کر باباجی کی مسجد میں آئے تاکہ ان کی علمیّت اور کمالات کا امتحان لیا جائے - باباجی گھر میں تشریف فرما تھے جب کہ آپکے فرزند میاں عثمان صاحب مسجد میں موجود تھے - علماء نے آپس میں مشورہ کیا کہ باباجی کے آنے پر اُن کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے، بلکہ بدستور بیٹھے رہیں گے -

میاں عثمان صاحب نے باباجی کو اطلاع دی - باباجی مسجد میں تشریف لائے تو سب علماء بے اختیار

کھڑے ہوگئے - باباجی نے "لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ لگایا - جس سے سب علماء بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے - نماز ظہر تک سب مدہوش پڑے تھے - ظہر کے وقت میاں علی صاحب نے جرأت کرکے باباجی سے عرض کیا کہ یہ لوگ زمین پر بے سدھ پڑے ہیں یہ علم کی ہتک ہے - عوام الناس کو علماء سے نفرت ہوجائے گی لہٰذا معافی کی درخواست کرتا ہوں - اس پر باباجی نے "یا اللہ" کا نعرہ لگایا اور سب علماء ایسے بیدار ہوئے جیسے نیند سے سویا ہوا آدمی جاگتا ہے - باباجی نے نماز ظہر میں شامل ہونے کی تلقین کی - بعد نماز باباجی سے اپنے گستاخانہ رویّے کی معافی مانگی اور صدق دل سے آپ کے خادموں میں شامل ہوگئے - اُن کی دعا سے یہ سب قرآن کے حافظ اور مردِ کامل بن گئے ؛

۵ - مصیبت زدہ کی بروقت امداد (بحری جہاز کو غرقابی سے بچانا) :

میاں علی صاحب سے روایت ہے کہ نماز ظہر کے بعد باباجی مراقبے میں مستغرق تھے کہ اچانک ان پر لرزہ طاری ہوگیا اور پسینے میں شرابور ہوگئے - آنکھیں اس قدر سرخ ہوگئیں کہ گویا بدخشاں کے لعل ہیں اور فوراً خلوت خانے میں چلے گئے - میں سخت پریشان ہوگیا - صاف کپڑے لے کر خلوت خانے میں داخل ہوگیا - آپ کے کپڑوں سے پسینہ پانی کی طرح بہہ رہا تھا - باباجی میری پریشانی کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ جدّہ شریف کی طرف ایک مال بردار جہاز جارہا تھا کہ راستے میں طوفان نے گھیر لیا - مخالف سمت سے طوفان نے جہاز کو اٹھا کر ایسا پھینکا کہ ایک چٹان سے ٹکرانے لگا - تاجر نے گھبراہٹ میں نعرہ بلند کیا کہ اے اکبرپورہ کے غوث ! اللہ تعالےٰ سے میری سلامتی کی دعا مانگ لیجیے - میری تباہی کے ساتھ لاکھوں کا مال بھی ضائع ہورہا ہے - ساتھ ہی مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے حکم ملا کہ جہاز کو کندھا دے کر چٹان سے بچاؤ - میں نے حکم کی تعمیل کی - اس مشقت میں مجھے تکلیف اُٹھانی پڑی مگر جہاز سلامت رہا -

کچھ عرصہ کے بعد وہ تاجر تحائف کے ساتھ باباجی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی کہانی ، جیسے باباجی نے بیان فرمائی تھی ، عرض کی - ہم خاموش رہے اور باباجی کی زندگی میں اس واقعے کو منظرِ عام پر لانے کی ممانعت تھی لہٰذا بعد میں حافظ محمد سعید صاحب نے اپنے دادا کے حوالے سے نقل کی -

۶ - میرا حمد شاہ صاحب کے بھانجے کی کہانی :

میرا حمد شاہ صاحب کا بھانجا صاحب شاہ کسی کام سے اکبرپورہ سے ہشتنگر روانہ ہوا - شاہ عالم دریا کے پانی کو معمولی سمجھ کر پار کرنے لگا - جب کچھ فاصلہ طے کیا تو پانی سینے سے اوپر چلا گیا - تیرنا بھی نہیں جانتا تھا - موت سامنے نظر آئی تو پریشانی میں چلّا کر کہنے لگا کہ اے اخون پنجو بابا ! غرق ہورہا ہوں - اچانک

نورانی چہرہ دیکھا جس نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دریا پار کرا دیا۔ اور سخت تنبیہہ کی کہ اب جاکر اپنی حاجت پوری کرو لیکن آئندہ ایسی حماقت نہ کرنا۔ یہ کہہ کر وہ واپس مڑا۔ جب میں نے پیچھے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔

۷۔ میر احمد شاہ صاحب کے بھتیجے کی کہانی :

میر احمد شاہ اکبرپورہ کا نہایت پرہیزگار اور راستباز بھتیجا تھا وہ اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ مجھے ایک بھینسا خریدنے کیلئے دوآبہ جانا پڑا۔ گھومتے پھرتے تھک گیا اور شدید پیاس بھی لگی تھی لیکن کہیں سے ضرورت پوری نہ ہو سکی۔ آخر کار ایک جگہ گنا بیلنے کی مشین لگی تھی۔ وہاں جاکر پیاس بجھانے کے لئے رس مانگا لیکن نہ ملا۔ سخت پریشان تھا اس لئے بے اختیار زبان سے نکلا کہ اے اخون پنجو بابا اس شخص نے رس دینے سے صاف انکار کر کے میری بڑی بے قدری کی۔ اپنی کرامات سے اس کو سزا دے۔ ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ اس کے کولھو کا ایکسل ٹوٹ گیا۔ اُس شخص نے مجھے پکارا اور کہا کہ بھائی ذرا ٹھہر کر آرام کرو اور مجھے نیک دعا کرو۔ میں نے سُنی اَن سُنی کر دی۔ اُس نے پھر کہا کہ آپ بابا جی کے گاؤں کے معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں انہی کا غلام ہوں۔ اُس نے نہایت ندامت کے ساتھ معذرت کی اور مجھے راضی کر کے چھوڑا۔

۸۔ سردار دریا خان کا واقعہ :

ایکدفعہ بابا جی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں کسی نے پوچھا کہ جنت کے سواروں کا کیا حال ہوگا؟ کیا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے؟ اس اثنا میں موضع چمکنی کا سردار دریا خان اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہُوا بابا جی کے پاس سے گزرا۔ بابا جی نے اچانک نگاہ ڈالی تو گھوڑا وہیں رُک گیا اور آگے چلنے سے انکاری ہوگیا۔ سردار دریا خان سمجھ گیا۔ فوراً گھوڑے سے اُتر کر بابا جی کے پاس آیا اور نہایت تعظیم کے ساتھ آپ کے پاؤں کو بوسہ دیا اور آپ کے مریدوں میں شامل ہوگیا۔ بابا جی نے سوال کرنے والے سے مخاطب ہو کر کہا کہ جنت کے سوار دریا خان کی طرح ہوں گے۔ یہی سردار دریا خان حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوا اور بابا جی کے خواصوں میں شامل ہو کر کامل ولی بن گیا۔

۹۔ ھندوستانی شہزادے کا واقعہ :

ہندوستان کا ایک شہزادہ فقیری کی طرف مائل ہوگیا۔ گھومتے پھرتے اکبرپورہ کے غوث اخون پنجو بابا کی شہرت سُنی اور خدمت میں حاضر ہوا۔ بابا جی نے اس کے حال پر خاص توجہ فرمائی یہاں تک کہ وُہ ابدال کے مرتبے پر فائز ہوا اور اس قدر استغراق کی حالت میں رہنے لگا کہ لوگ اسے شہزادہ مجذوب

کہا کرتے تھے ۔ وفات کے بعد اس کی کرامات لوگوں پر ظاہر ہوئے ۔ اکبر پورہ کے نزدیک خوشمقام گاؤں میں اس کا مزار ہے ۔ جس پر ہر وقت عقیدت مندوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے ۔

خوشمقام کا ایک شخص گل بلند اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک سال سخت بارشیں تھیں ۔ سیلاب سے کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا تھا ۔ چارے کی سخت تکلیف تھی ۔ میرے مویشی دو دن سے بھوکے تھے اس لئے رات کو چارے کی چوری کی نیت سے روانہ ہوا اور شہزادے کے مزار کے پاس رکھے ہوئے ٹانڈوں سے مضبوط گٹھا باندھ کر چل پڑا ۔ جب راستہ لیا تو آنکھوں کی بینائی جاتی رہی اور صبح تک مزار کے گرد چکر کاٹتا رہا ۔ لوگوں نے مجھے نہایت بے حیائی کی حالت میں دیکھا اور سخت شرمندہ ہوا ۔ گٹھا وہیں رکھ کر مزار پر حاضری دی اور اللہ تعالٰے کے حضور پکا وعدہ کیا کہ آئندہ چوری نہیں کروں گا ۔ دل میں نیک نیتی تھی اس لئے اللہ تعالٰے نے بینائی بحال کر دی اور گھر واپس چلا آیا ۔

## اخوند پنجو صاحبؒ کی وفات حسرت آیات

۲۷ رمضان المبارک ۱۰۴۱ھ کو سوموار کے دن قبل از دوپہر اپنے مکان اکبر پورہ میں وفات پائی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ کی عمر ۹۶ سال تھی ۔ آپ کو مصری پورہ میں دفنایا گیا ۔ کاکا صاحبؒ کو الہام کے ذریعے آپ کی وفات کا علم ہوا اور خود بخود جنازے میں شرکت کے لئے پہنچ گئے ۔ جنازے میں کثیر لوگوں کے علاوہ آپ کے معتقدین اور خواص شامل تھے جن میں میاں علی صاحب، شیخ عبدالغفور بوڈا بابا اخون سالاک صاحب اور آپ کے فرزندان موجود تھے ۔ تجہیز و تکفین کے بعد آپ کے سب سے بڑے فرزند میاں عثمان صاحب جو اپنے والد صاحب سے بیعت تھے، سجادہ نشین مقرر کئے گئے ۔



# برصغیر کے چیدہ چیدہ حسینی سادات کے اولیائے کرام

## ۱۔ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رح

پنجشنبہ ۹ جمادی الاول سنہ ۵۲۷ھ کو سیستان میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم مبارک غیاث الدین حسن اور والدہ کا نام اُم الورع تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں خراسان آئے اور دینی علوم سے آراستہ ہوئے پیر کامل کی تلاش میں حضرت عثمان ہارونی کے پاس پہنچا اور بیعت حاصل کی اور ان سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ بعد میں مدینہ منورہ میں خواب میں رسول پاک صلعم نے اجمیر جانے کی تاکید فرمائی۔ اجمیر شریف میں کفر کے حصار توڑ کے رکھ دیئے اور یہاں ۵ رجب سنہ ۶۳۳ھ کو وفات پائی۔ بارہویں پشت میں سلسلہ نسب امام حسین رض سے ملتا ہے۔

## ۲۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح

۱۱ ربیع الاول سنہ ۵۳۷ھ کو ترکستان کے موضع اوچھ میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب چودھویں پشت میں امام حسین رض سے ملتا ہے۔ والد کا نام سید کمال الدین ہے۔ اڑھائی سال کی عمر میں والد وفات پا گئے۔ پانچ سال کی عمر میں خواجہ معین الدین چشتی رح اوچھ تشریف لائے اور آپ کو کلمہ پڑھایا سنہ ۱۲۰۶ء میں دہلی تشریف لائے اور سنہ ۶۳۳ھ میں وفات پائی۔

## ۳۔ خواجہ نظام الدین اولیاء رح

آپ کا سلسلہ نسب پندرہویں پشت میں حضرت امام حسین رض سے ملتا ہے۔ آبا و اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون (ہندوستان) میں تشریف لائے اور یہاں صفر سنہ ۶۳۱ھ میں ولادت ہوئی۔ والد کا نام سید احمد دانیال اور والدہ کا نام بی بی زلیخا تھا۔ بابا سید فریدالدین مسعود گنج شکر سے اجودھن (پاک پٹن) میں بیعت ہو کر خرقۂ خلافت حاصل کی اور دہلی چلے آئے اور یہاں ۱۸ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ھ کو وفات پائی۔

## ۴۔ خواجہ سید عثمان المعروف لعل شہباز قلندر رح

سولہویں پشت میں سلسلہ نسب امام حسین رض سے ملتا ہے۔ والد کا نام 'سید کبیر' تھا۔ ماروند میں پیدا

ہوئے۔ قرآن شریف، فقہ اور حدیث کے جید عالم تھے۔ نہایت خوبصورت اور وجیہہ جوان تھے ولایت ملنے کے بعد سہون شریف[1] علاقہ سندھ میں جانے کی ہدایت ملی اور یہاں وفات پا گئے۔ اصل تاریخ وفات کا علم نہیں۔

## ۵۔ سید علی ترمذی المعروف پیر بابا رح:

اکیسویں پشت میں سلسلہ نسب امام حسین رض سے ملتا ہے۔ والد کا نام قنبر علی تھا۔ ترکستان کے موضع ترمذ میں سنہ ۹۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب مغل فوج کا سپہ سالار تھا۔ والد صاحب کے ساتھ سفر کے دوران پانی پت پہنچے تو شیخ شرف الدین پانی پتی کے مزار پر دعا میں یہاں ٹھہرنے کی تمنا پیدا ہوئی۔ بعد میں خواجہ معین الدین چشتی رح کے خلیفہ اخوند سالار سے بیعت حاصل کی اور ان کی خواہش پر کوہستان چلے آئے اور یہاں سنہ ۹۹۱ھ میں وفات پائی۔

## ۶۔ حضرت کستیر گل المعروف رحمکار کاکا صاحب رح:

تیئسویں ۲۳ پشت میں سلسلہ نسب امام حسین رض سے ملتا ہے۔ والد کا نام بہادر بابا ہے مگر ایک صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ دادا کا نام سید نادر یا مست بابا اور پردادا کا نام سید غالب بابا ہے۔ یکم رمضان المبارک سنہ ۹۸۳ھ (سنہ ۱۵۷۲ء) کو پیدا ہوئے اور اسی سال کی عمر میں ۲۴ رجب سنہ ۱۰۶۳ھ (سنہ ۱۶۵۲ء) میں وفات پائی۔

## ۷۔ خواجہ عبدالرحمان رح بہادر کلے

پیر بابا رح کا نواسہ تھا۔ سنہ ۱۲۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام فیض محمد صاحب تھا۔ علوم دینی و باطنی حاصل کرنے کے بعد خواب میں پیر بابا رح نے نشاندہی کرائی کہ مسجد شیخان میں پیر محمد اصغر شاہ سے بیعت حاصل کرو۔ ان سے خرقۂ خلافت حاصل کر کے دین کی خدمت میں مشغول رہے۔ چونکہ والدہ بہادر کلی کی تھی اس لئے یہاں سکونت اختیار کی اور ۵ ذی الحج سنہ ۱۳۴۲ھ کو وفات پائی۔



[1] سہون شریف

# باب سوم

## اخوند پنجو صاحب رح کے پیران طریقت کا شجرہ مبارکہ

| اسم گرامی | سن وفات | مقام مدفن | اسم گرامی | سن وفات | مقام مدفن |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱. حضرت محمد صلعم | | مدینہ منورہ | ۲. جناب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ | ۴۰ھ | نجف اشرف |
| ۳. خواجہ حسن بصری رح | ۱۱۱ھ | بصرہ | ۴. حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید | ۱۷۷ھ | بصرہ |
| ۵. حضرت خواجہ جمال الدین ابی الفیض فضیل بن عیاض رح | ۱۸۷ھ | مکہ معظمہ | ۶. حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رح | ۲۸۱ھ | اقلیم شام |
| ۷. حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رح | ۲۵۲ھ | بصرہ | ۸. حضرت خواجہ امین الدین ہبیرة بصری رح | ۲۸۷ھ | بصرہ |
| ۹. حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری | ۲۹۹ھ | دینور | ۱۰. حضرت ابواسحاق شامی رح | ۳۴۲ھ | عکہ شام |
| ۱۱. حضرت ابواحمد ابدال چشتی رح | ۳۵۵ھ | چشت | ۱۲. حضرت محمد محترم چشتی رح | ۴۱۱ھ | چشت |
| ۱۳. حضرت ناصر الدین ابویوسف چشتی رح | ۴۵۹ھ | چشت | ۱۴. حضرت شیخ قطب الدین مودود چشتی رح | ۵۲۷ھ | چشت |
| ۱۵. حضرت حاجی شریف زندانی رح | ۶۱۴ھ | زندنہ (بخارا) | ۱۶. حضرت عثمان ہارونی رح | ۶۰۷ھ | مکہ معظمہ |
| ۱۷. حضرت خواجہ معین الدین سنجری رح | ۶۳۳ھ | اجمیر شریف | ۱۸. حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح | ۶۳۴ھ | دہلی |
| ۱۹. حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رح | ۶۷۰ھ | پاک پتن شریف | ۲۰. حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر رح | ۶۹۰ھ | کلیر شریف |
| ۲۱. حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رح | ۷۱۰ھ | پانی پت | ۲۲. حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی رح | ۷۶۹ھ | پانی پت |
| ۲۳. حضرت شیخ احمد عبدالحق عارف ردولوی رح | ۸۸۴ھ | ردولی | ۲۴. حضرت شیخ محمد عارف ردولوی رح | ۸۹۸ھ | ردولی |
| ۲۵. حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح | ۹۴۵ھ | گنگوہ (سہارنپور) | ۲۶. حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رح | ۹۸۹ھ | تھانیسر |
| ۲۷. حضرت نظام الدین بلخی رح | ۱۰۳۵ھ | بلخ | ۲۸. حضرت ابوالفتح کمباچی رح | ۱۰۲۰ھ | بلخ (ترکستان) |
| ۲۹. سید عبدالوہاب اخوند پنجو رح | ۱۰۴۰ھ | مہری پورہ (اکبر پورہ) | ۳۰. سید شیخ عثمان رح بن اخوند پنجو رح | | مہری پورہ اکبرپورہ |
| ۳۱. مولانا شیخ فرید الدین رح | | اجمیر شریف | ۳۲. مولانا شیخ حبیب صاحب | | پشاور |

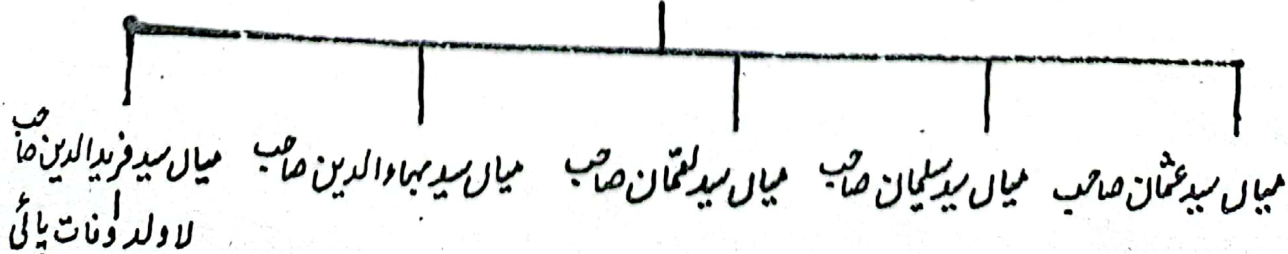
| | | | |
|---|---|---|---|
| ۳۳۔ مولانا شیخ شہباز صاحبؒ | پشاور | ۳۴۔ مولانا شیخ مومن صاحبؒ | ماشوگگر (پشاور) |
| ۳۵۔ مولانا محمد صدیق صاحبؒ | بشونڑے | ۳۶۔ مولانا میاں صلاح الدین صاحبؒ | حمزہ کوٹ |
| ۳۷۔ مولانا میاں محمد حسن صاحبؒ | طورو | ۳۸۔ مولانا میاں عیسیٰ صاحبؒ | طورو |
| ۳۹۔ مولانا شیخ نور عالم صاحبؒ | گجرات | ۴۰۔ مولانا میاں سید علی صاحب (سنڈیا باباجیؒ) | سنڈیا |
| ۴۱۔ شیخ عبدالمستعان صاحبؒ | بُتیر | ۴۲۔ شیخ شمشاد علی صاحبؒ | اکبرپورہ |

# باب چہارم

## — شجرہ نسب سید عبدالوہاب اخوند پنجو صاحبؒ

۱۔ حضرت امام حسین رضؓ
۲۔ حضرت زین العابدین رحؒ
۳۔ حضرت امام باقر صاحبؒ
۴۔ حضرت امام جعفر صادق رضؓ
۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم صاحبؒ
۶۔ حضرت امام موسیٰ رضا صاحبؒ
۷۔ حضرت علی نقی صاحبؒ
۸۔ حضرت سید محمد تقی صاحبؒ
۹۔ حضرت سید حسن عسکری صاحبؒ
۱۰۔ حضرت سید محمد مہدی صاحبؒ
۱۱۔ حضرت سید محمود مکی صاحبؒ
۱۲۔ حضرت سید عبدالرحیم صاحبؒ
۱۳۔ حضرت سید امیر علی صاحبؒ
۱۴۔ حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ
۱۵۔ حضرت سید حامد شاہ صاحبؒ
۱۶۔ حضرت سید شاہ صاحبؒ
۱۷۔ حضرت سید غانم شاہ صاحبؒ
۱۸۔ حضرت سید شیر شاہ صاحبؒ
۱۹۔ حضرت سید علی شاہ صاحبؒ
۲۰۔ حضرت سید نور شاہ صاحبؒ
۲۱۔ حضرت سید حسین شاہ صاحبؒ
۲۲۔ حضرت سید جنگے اللہ داد شاہ صاحبؒ
۲۳۔ حضرت سید معراج شاہ صاحبؒ
۲۴۔ حضرت سید سراج شاہ صاحبؒ
۲۵۔ حضرت سید اللہ داد شاہ صاحبؒ
۲۶۔ حضرت سید کہداو شاہ صاحبؒ
۲۷۔ حضرت سید غازی شاہ صاحبؒ
۲۸۔ حضرت سید عبدالوہاب صاحب المعروف اخوند پنجو صاحبؒ

حضرت سید عبدالوہاب صاحب المعروف اخوند پنجو صاحب رحؒ



# اخوند پنجو صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے کی اولاد

## میاں سید عثمان صاحب

آپ کی اولاد اکبر پورہ، رستم، حمزہ کوٹ، گجرات، گڑیالہ، طورو، عربی بانڈہ، گجر گڑھی، ادینہ اور ملک کے مختلف حصوں میں آباد ہے جن کی تفصیل ہماری معلومات کے مطابق حسب ذیل ہے:

آپ کے تین صاحبزادے تھے جن کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سید یوسف صاحب ۔ ۲۔ سید علی میاں صاحب ۔ ۳۔ سید ابوبکر میاں صاحب

## سید یوسف صاحب کی اولاد

۱۔ سید عبدالرحمان صاحب ۲۔ سید رحم الدین صاحب

حافظ سید شمس الدین صاحب

۱۔ سید فخر الدین صاحب ۲۔ سید صلاح الدین صاحب المعروف حمزہ کوٹ بابا جی ۳۔ سید معظم الدین صاحب ۴۔ سید سعد الدین صاحب

۱۔ سید صدر الدین صاحب ۲۔ سید قمر الدین صاحب

سید امین الدین صاحب

سید حاجی اکبر صاحب (المعروف رستم بابا جی)

سید اکبر

سید قمر

۱ سید محمود شاہ صاحب ۲ سید غلام رسول صاحب سید خواجہ محمد صاحب ۳ سید فضل احد صاحب ۴ سید عبدالمنان صاحب ۵ (لاولد فوت ہوئے)

ان کی اولاد رستم میں ہے

۱۔ سید عبدالقیوم صاحب ۲۔ سید عبدالرؤف صاحب ۳۔ سید عبدالحنان صاحب

سید غلام یحییٰ صاحب (زندہ لاپتہ ہے)

۱ سید عبدالودود ۲ سید غلام ربانی ۳ ڈاکٹر سید بادشاہ

سید عبدالودود

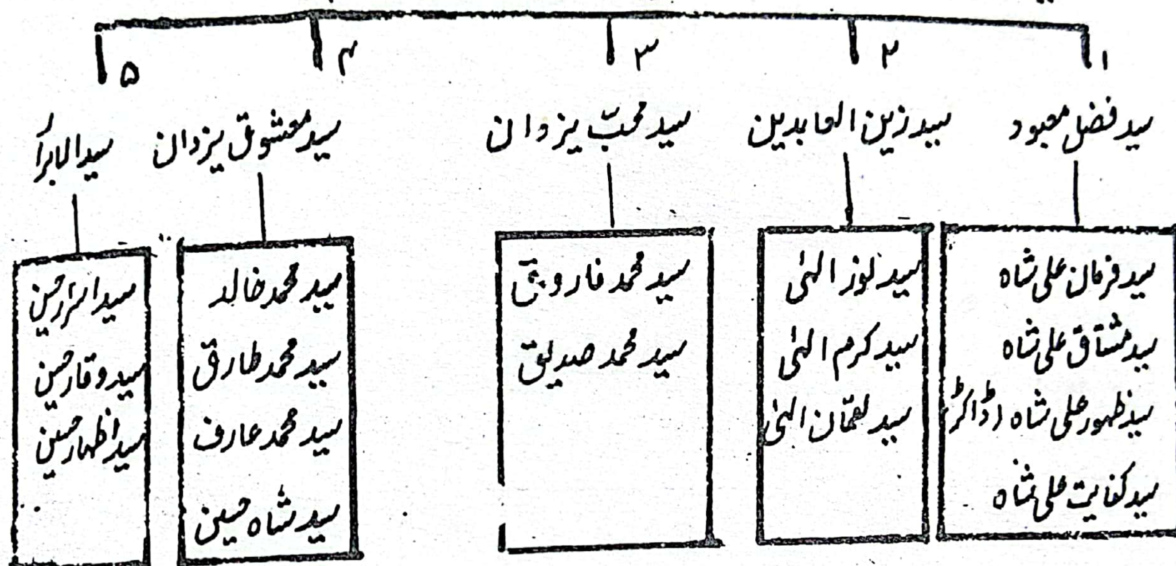
سید یوسف شاہ - سید صفدر شاہ
سید انور شاہ - سید ذاکر شاہ
سید محمد نذیر شاہ

سید غلام ربانی

سید سلطان حسین
سید اجمل حسین - سید سردار حسین
سید اعجاز حسین

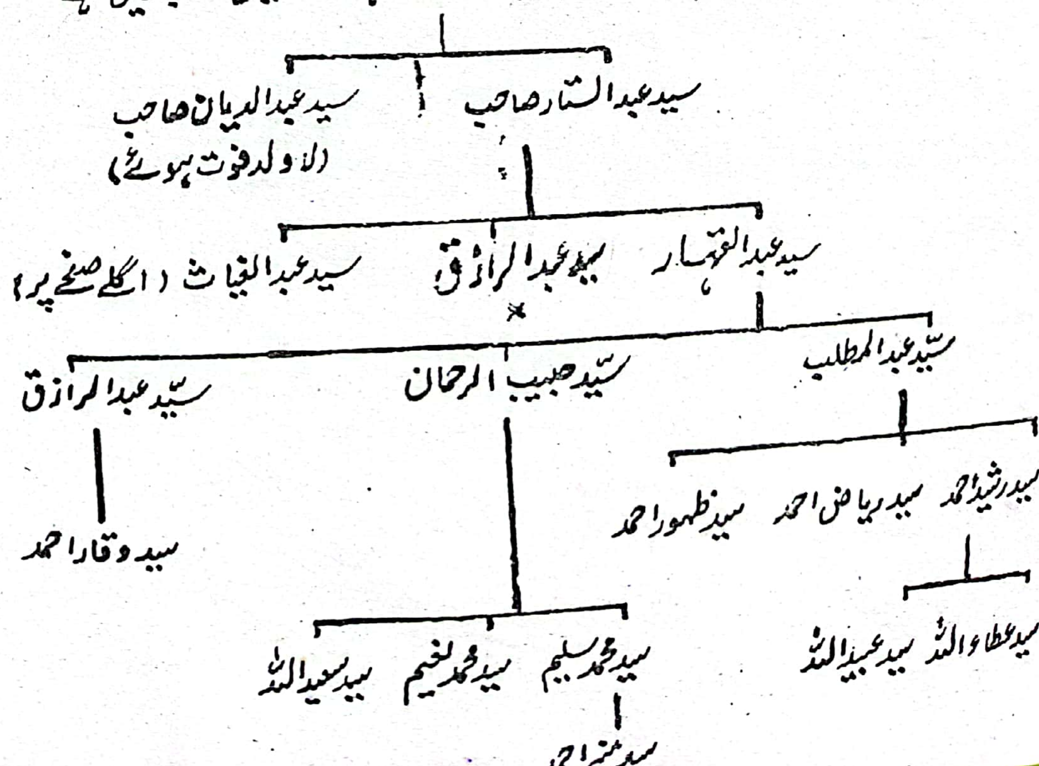
ڈاکٹر سید بادشاہ

سید عادل شاہ
سید صابر شاہ

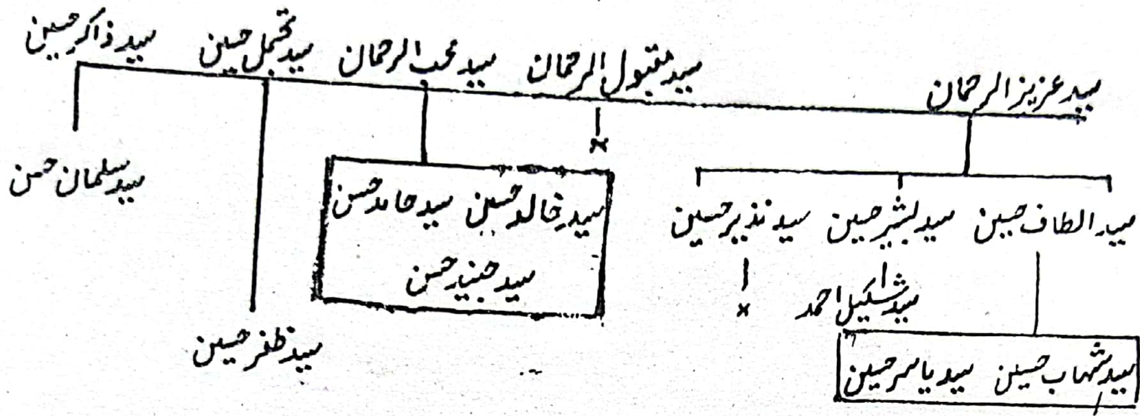



## شجرہ سید غلام رسول صاحب بن سید حاجی اکبر صاحب

رستم سے موضع گڑھیالہ آکر آباد ہوئے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے

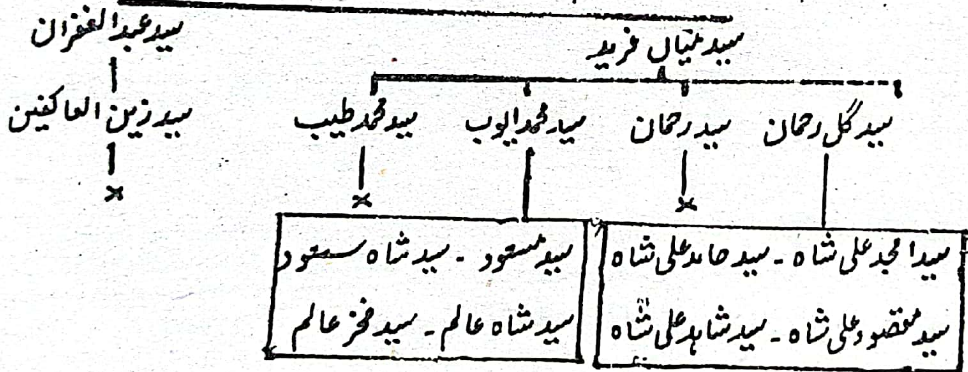


## ۲ـــ شجرہ سید عبد الغیاث بن سید عبد الستار صاحب



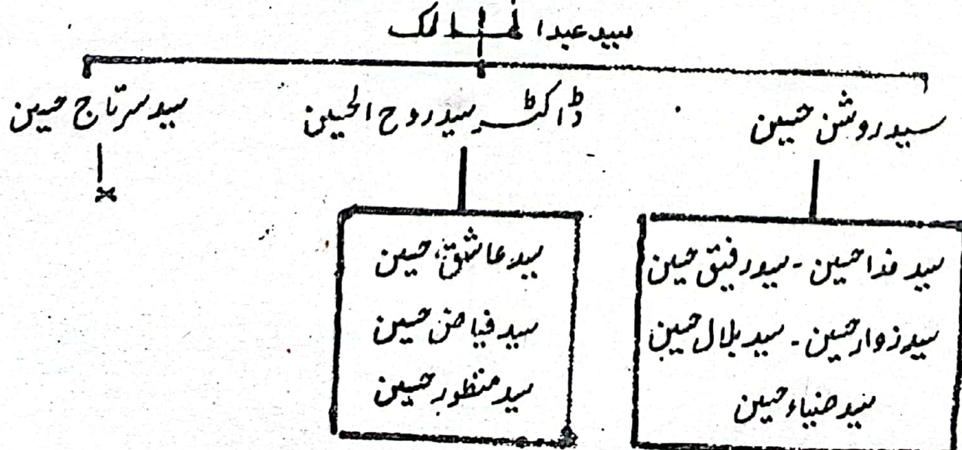

## شجرۂ سید خواجہ محمد بن سید حاجی اکبر صاحب

رستم سے موضع گجرات جاکر آباد ہوئے




## شجرہ سید فضل احد بن سید حاجی اکبر صاحب

(اولاد موضع کرگی محال رستم میں آباد ہے)



# شجرہ سیّد قمر الدین صاحب بن سیّد نصر الدین صاحب

(اولاد موضع ادینہ، ترنگزئی میں آباد ہے)

- سید برہان الدین صاحب
- میر صاحب (شجرہ نیچے)

سید برہان الدین صاحب
- سید احمد شاہ
- سید امیر شاہ
- سید محمد حنیف

سید احمد شاہ ← سید عبداللہ شاہ

سید عبداللہ شاہ
- سید حسین شاہ
- سید قیصر شاہ

سید حسین شاہ
- سید تجمل شاہ
- سید انور علی شاہ

سید تجمل شاہ: سید سجاد حسین شاہ، سید راشد حسین شاہ، سید ارشد حسین شاہ، سید افضل حسین شاہ

سید انور علی شاہ: سید یاسر علی شاہ، سید عامر علی شاہ

سید قیصر شاہ: سید حیدر علی شاہ، سید علی شاہ، سید محمد علی شاہ، سید فاروق علی شاہ

سید محمد حنیف
- سید عبدالمنان
- سید حاجی عبدالمالک
- سید عبدالودود [illegible]
- سید فضل معبود (×)

سید عبدالمنان
- سید فضل یزدان
- سید بشیر یزدان

سید بشیر یزدان
- سید اختر علی شاہ
- سید نثار احمد (×)

سید اختر علی شاہ: سید جعفر حسین شاہ، سید شاکر حسین شاہ، سید فقیر احمد

سید فضل یزدان
- سید سلطان علی شاہ
- سید زمان علی شاہ

سید سلطان علی شاہ: سید سردار علی شاہ، سید فضل منان، سید فضل سبحان

سید زمان علی شاہ: سید ماجد علی شاہ، سید عثمان علی شاہ

سید حاجی عبدالمالک ← سید مطہر شاہ ← سید اصغر علی شاہ ← سید احسن علی شاہ

سید امیر شاہ
- سید عبدالغفران (×)
- سید عبدالحنان
- سید گل جبیب
- سید محمد ادریس (رہائش سیالکوٹ)

سید عبدالحنان
- سید حسن المآب ← سید عبدالسلیم
- سید مہر علی شاہ
- سید عنایت علی شاہ

سید گل جبیب
- سید فدا علی شاہ (×)
- سید محمد حسین
- سید ذاکر علی شاہ (×)

سید محمد حسین: سید شاہ فیصل، سید منظور حسین شاہ، سید خالد حسین شاہ، سید شاہ حسین

سید محمد ادریس ← سید محمد یوسف

سید محمد یوسف: سید محمد امین شاہ، سید الصدق حسین شاہ، سید زین العابدین

## سید عبدالودود بن سید محمد حنیف (مقیم طورو)

- سید اشرف علی شاہ (×)
- سید فیاض علی شاہ ← محمد الیاس شاہ

## بیر صاحب بن سید قمر الدین صاحب

- سید شاہ رسول
- سید عبدالرحیم
- سید شاہ صنم
- سید غلام قادر
- سید میر فضل قادر شاہ

سید شاہ رسول
- سید مہربان شاہ ← سید سیف الرحمان (×)
- میاں گل

میاں گل
- سید اعظم
- سید جبیب
- سید ارشاد حسین
- سید سیف الرحمان

سید اعظم ← سید ظاہر شاہ

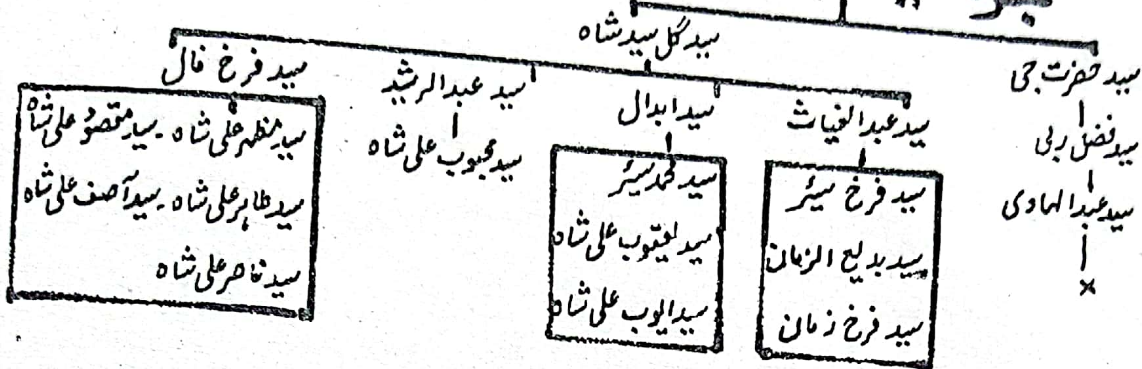
سید ظاہر شاہ: سید انعام اللہ، سید اسد اللہ

سید جبیب: سید مرتضیٰ شاہ - سید ابرار حسین - سید مختار علی شاہ

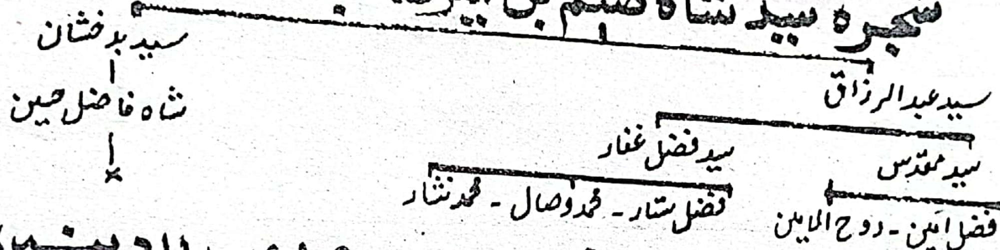
سید ارشاد حسین: سید اعجاز حسین - سید اکبر حسین، سید حامد حسین - سید ایاز حسین

سید سیف الرحمان: شمس الرحمان، عطاء الرحمان

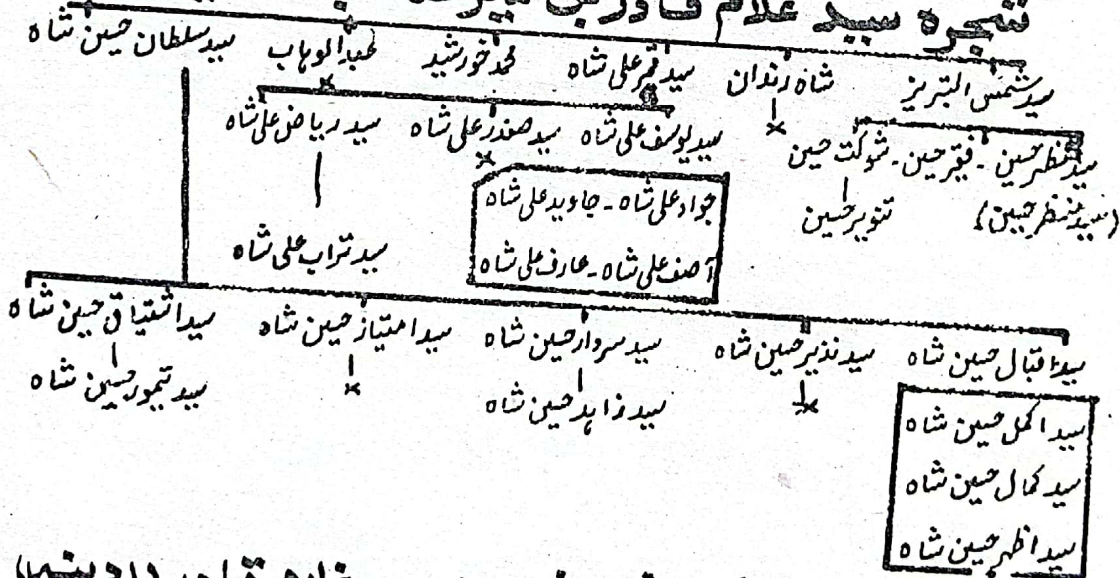
## شجرہ سید عبدالرحیم صاحب بن پیر صاحب (ادبینہ)



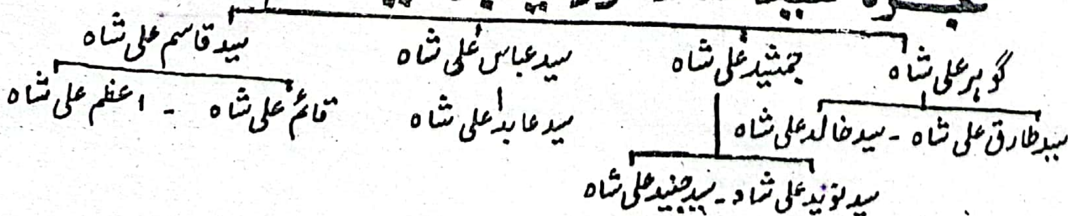

## شجرہ سید شاہ صنم بن پیر صاحب (ادبینہ)



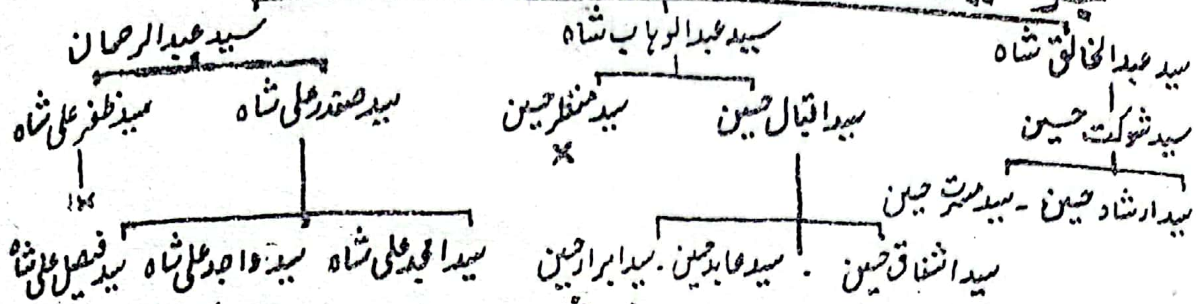

## شجرہ سید غلام قادر بن پیر صاحب (ادبینہ)




## شجرہ سید محمد خورشید بن سید غلام قادر (ادبینہ)



## شجرہ میر فضل قادر شاہ بن میر صاحب (ترنگزئی)




## شجرہ سید صلاح الدین صاحب بن حافظ شمس الدین المعروف حمزہ کوٹ باباجی

آپ کی اولاد حمزہ کوٹ، گجرات، ھورد، مردان، عربی بانڈہ، کس بانڈہ وغیرہ میں رہائش پذیر ہے۔

آپ کے چار فرزند تھے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ سید محمد دین صاحب۔ ۲۔ میاں محمد حسن صاحب المعروف میاں صاحب۔

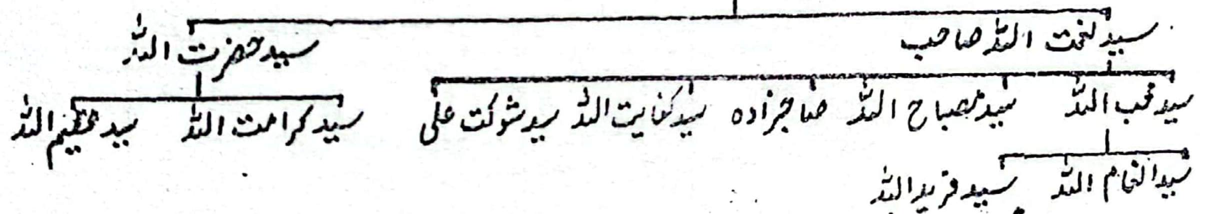
۳۔ سید معین الدین صاحب المعروف ذکری میاں صاحب۔ ۴۔ سید نظام الدین المعروف "جی صاحب"۔

## شجرہ سید محمد دین صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

سید کریم اللہ

سید حبیب اللہ

سید رحمت اللہ




## شجرہ میاں محمد حسن عرف میاں صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

میاں غلام قادر صاحب ـ میاں حبیب صاحب ـ میاں عزیز صاحب ـ میاں عیسےٰ صاحب

محمد عبدالحق ـ فضل رحیم ـ سید نورالحق صاحب

غلام محمد ـ سید فضل علی ـ سید فضل صاحب ـ سید محمود صاحب ـ سید عبدالوہاب ـ عبدالقیوم

سید بشیر علی ـ سید میاں علی ـ سید شہزادہ ـ سید مبارک شاہ ـ سید سلطان جان ـ سید بادشاہ

تاج علی ـ علی اکبر ـ فضل اکبر ـ فضل معبود ـ پیر محمد جان ـ سید حسن

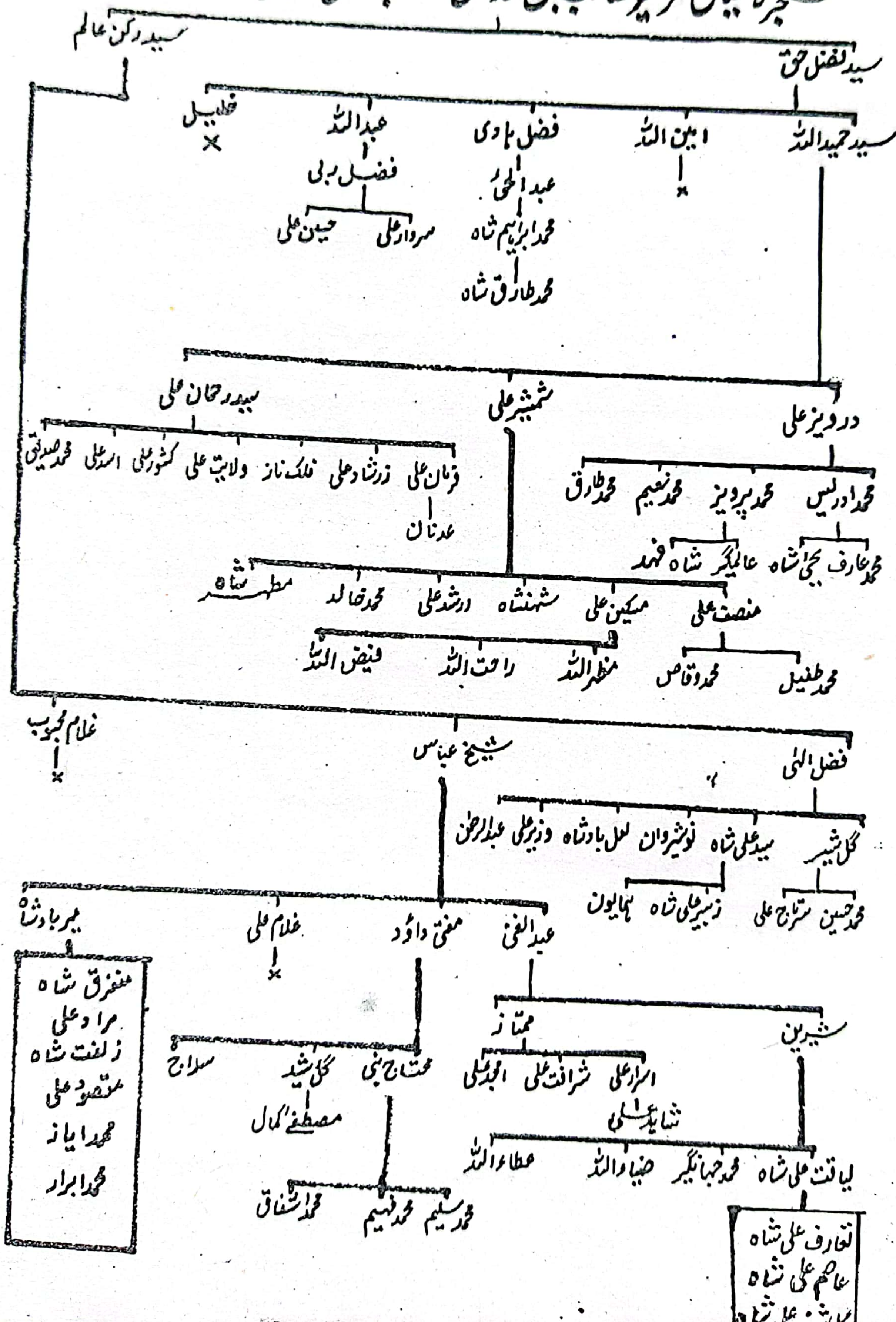
غریب نواز ـ فصیح الزمان ـ محمد صفدر

رفیع اللہ ـ شفیع اللہ ـ محمد ایاز ـ مراد اللہ ـ اشرف علی ـ محمد زبیر ـ شمس الحق ـ سید حضرت بلال

سید حسین احمد ـ سید عزیز احمد

سمیع اللہ ـ امداد اللہ ـ سعید اللہ ـ صلاح الدین ـ فضل وہاب ـ نورالوہاب ـ عبدالوہاب

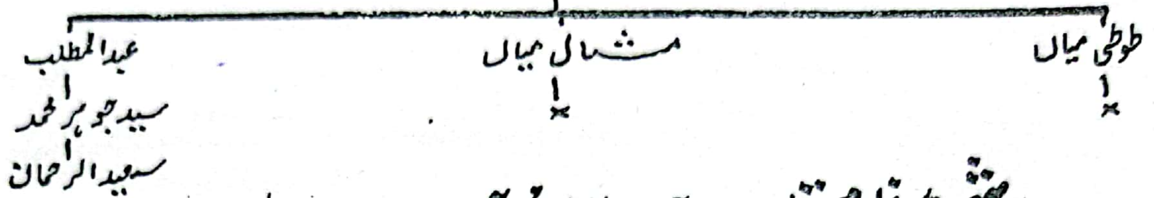
# شجرہ میاں عزیز صاحب بن محمد حسن صاحب (کٹی گڑھی) مردان



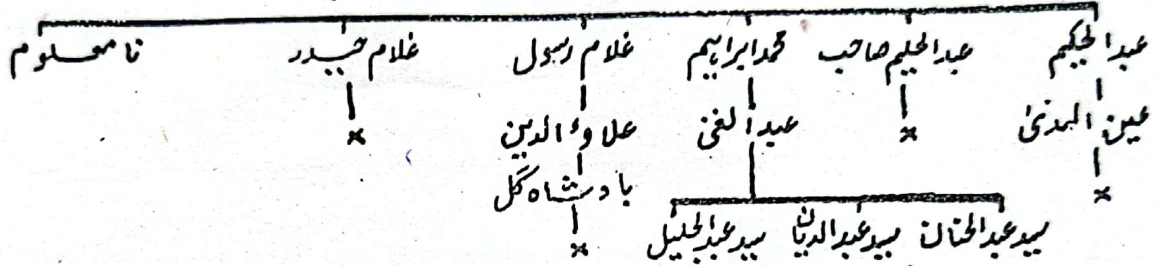
## شجرہ میاں حبیب صاحب بن محمد حسن میاں صاحب طورو

سید عبد الرحمان

سید عبد المالک



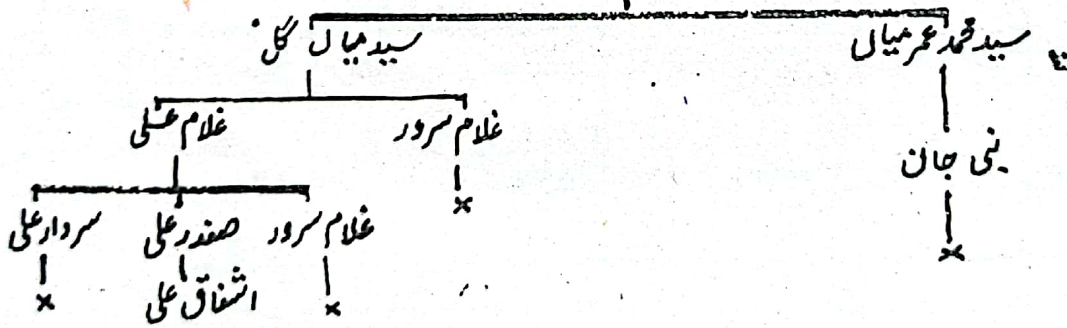

## شجرہ غلام قادر صاحب بن محمد حسن صاحب (طورو)




## سید معین الدین صاحب المعروف ذکری میاں صاحب بن سید صلاح الدین صاحب

آپ کا مزار اکبر پورہ میں ہے لیکن اولاد طورو میں ہے

گل احمد




## شجرۂ سید نظام الدین عرف جی صاحب بن سید صلاح الدین

آپ کا مزار طورو میں ہے جبکہ اولاد مواضعات طورو، عربی بانڈہ، گجرات اور کس بانڈہ میں رہائش پذیر ہے

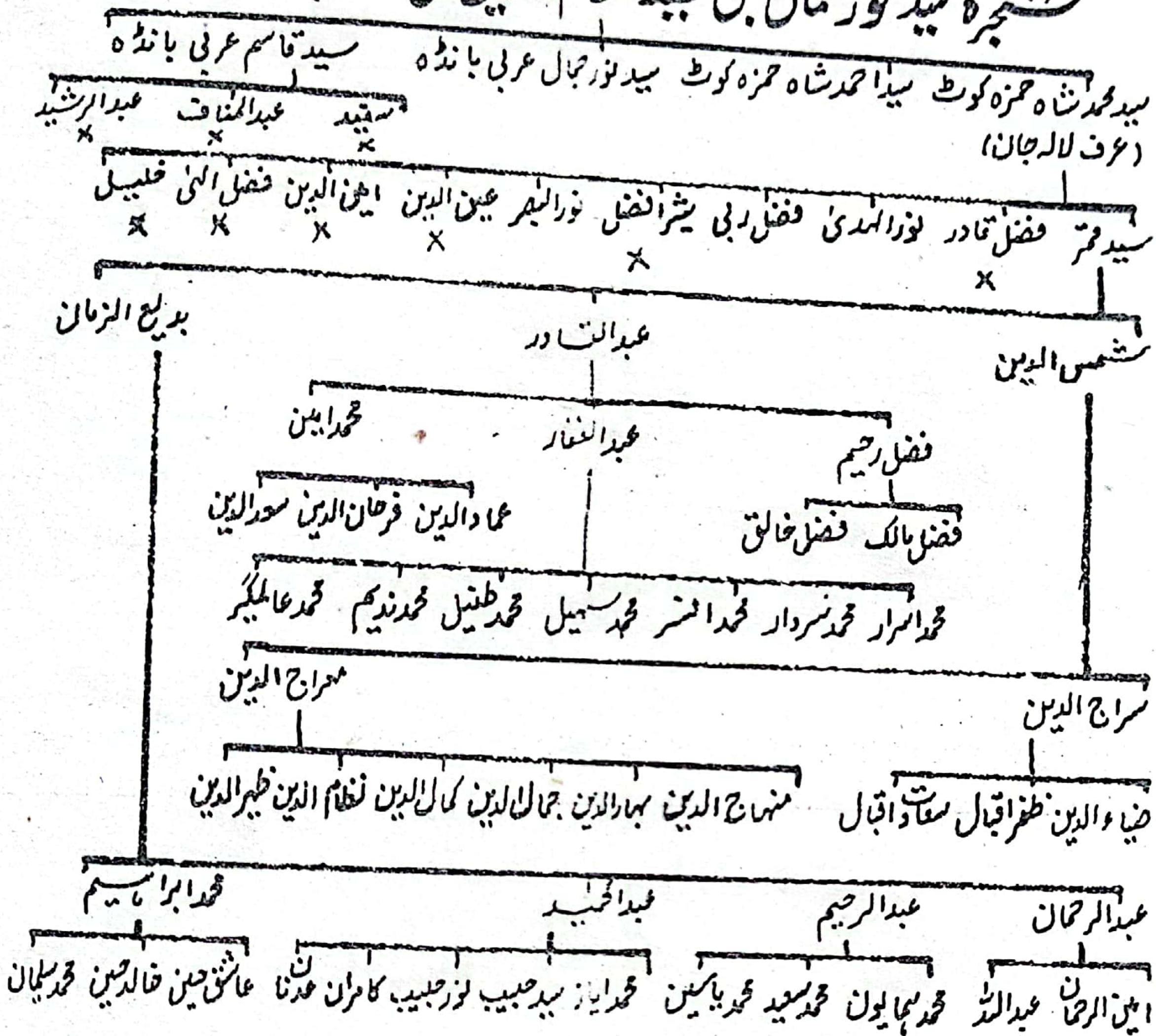
آپ کے پانچ فرزند ارجمند تھے:

۱۔ سید نور کمال حمزہ کوٹ ۔ ۲۔ سید نور عالم گجرات ۔ ۳۔ قطب عالم گجرات ۔

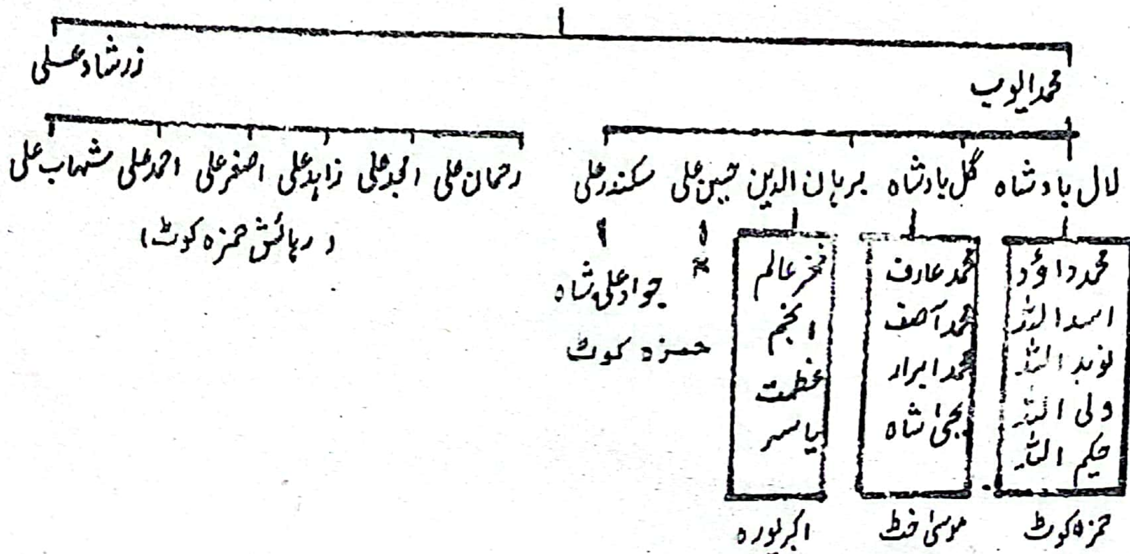
۴۔ محمد یونس عربی بانڈہ ۔ ۵۔ محمد یوسف طورو

.....

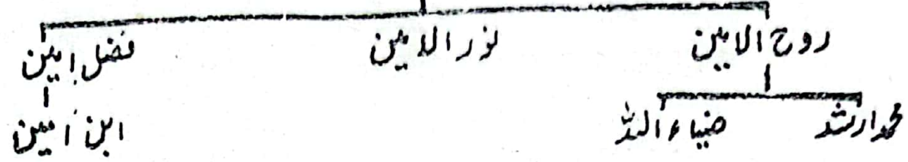
## شجرہ سید نور کمال بن سید نظام الدین جی صاحب (حمزہ کوٹ)



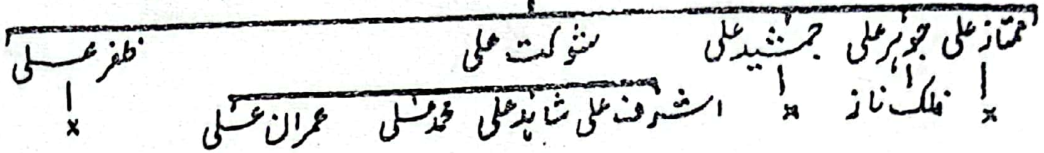

## شجرہ نور الہدیٰ بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ



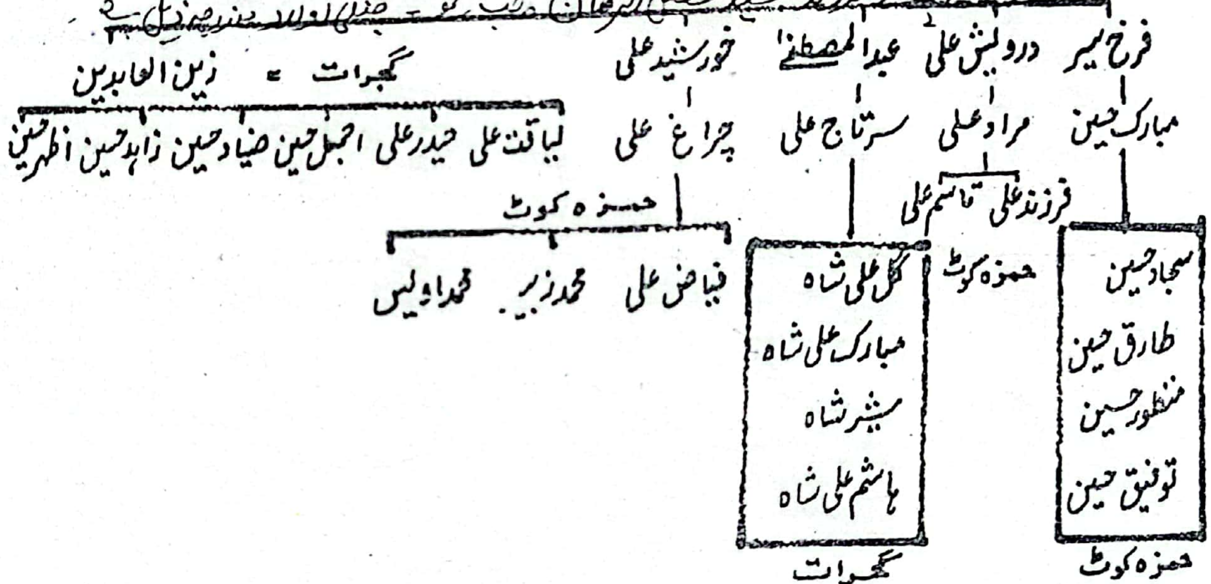
## شجرہ فضل ربی صاحب بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ



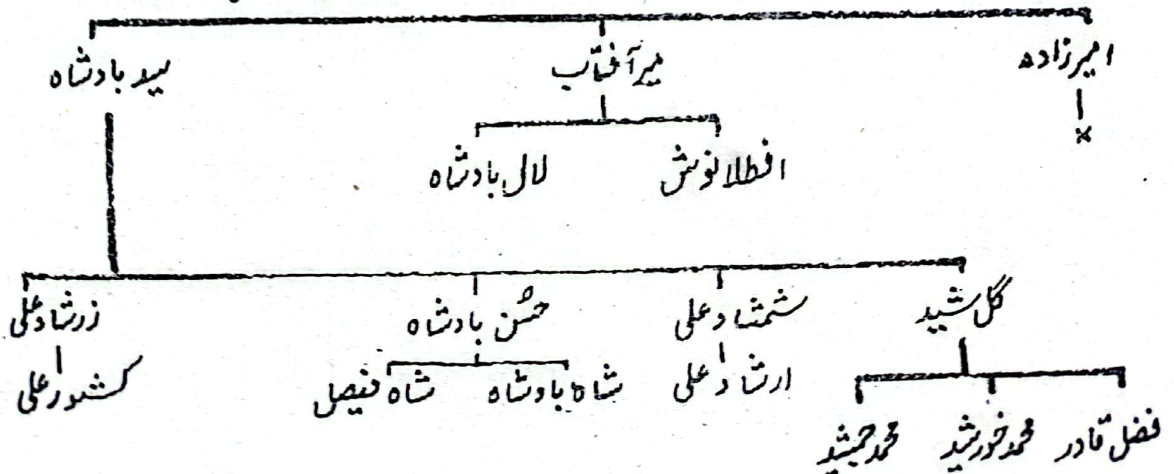

## شجرہ نور البصر صاحب بن سید محمد شاہ (لالہ جان) حمزہ کوٹ




## شجرہ سید احمد شاہ صاحب بن نور کمال صاحب حمزہ کوٹ




## شجرہ نور جمال صاحب بن نور کمال صاحب (عربی باندہ)

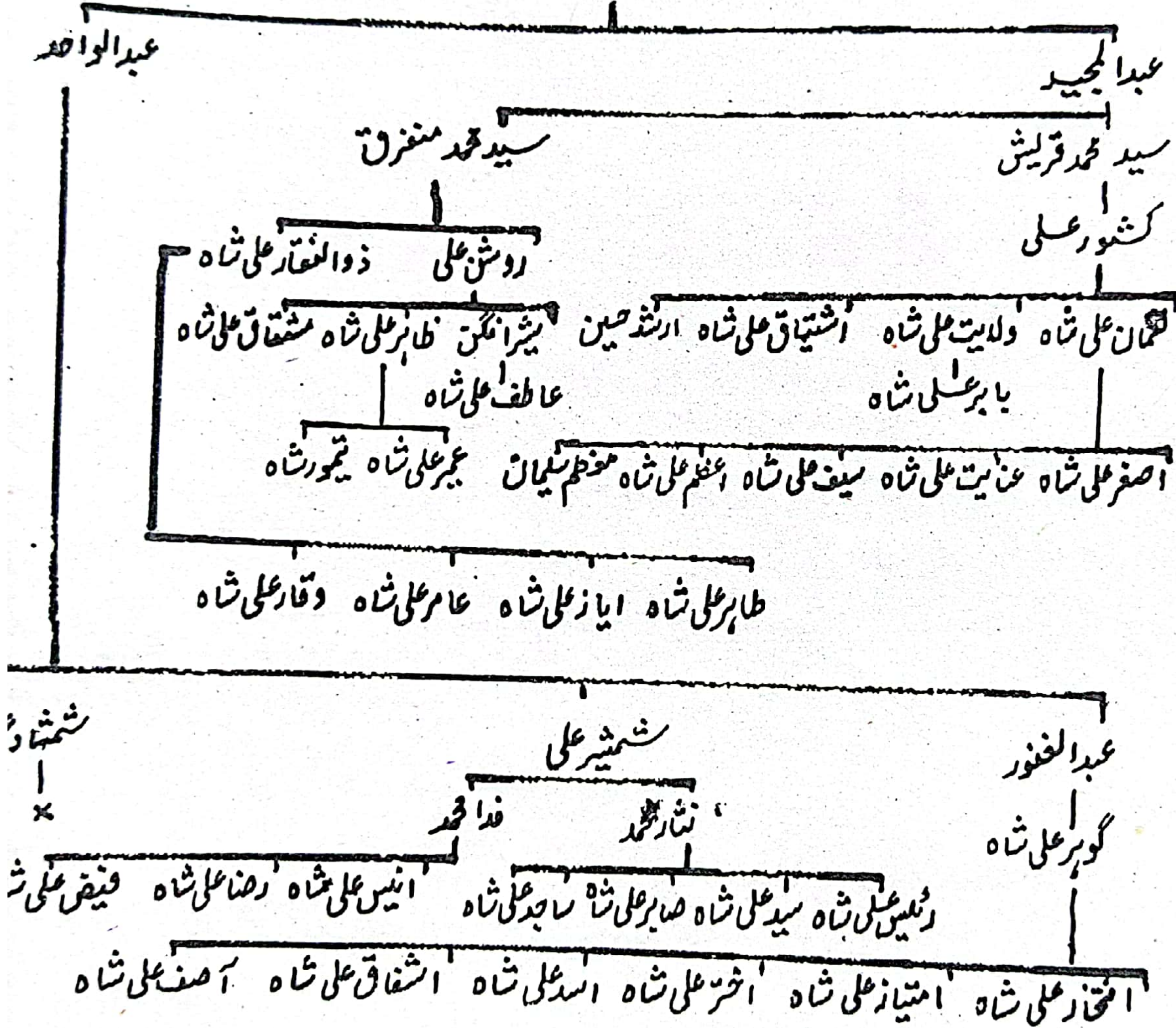


## شجرہ قطب عالم صاحب بن سید نظام الدین "جی صاحب" گجرات

عبدالعزیز صاحب

فضل محمود صاحب

## شجرہ نور عالم صاحب بن سید نظام الدین "جی صاحب" گجرات



## شجرہ محمد یونس صاحب بن نظام الدین عرف "جی صاحب" طورو عوبی باندہ

سید نقیب اللہ — ذطیف اللہ — وسیع اللہ

سید محمد حزود — سید شمس الہدیٰ — خیر الوریٰ — عبدالکریم — خواجہ محمد — زرنوش — زرفروش

سید حضرت علی — جوہر علی — فضل معبود — حافظ علی جان

سید مرشد علی

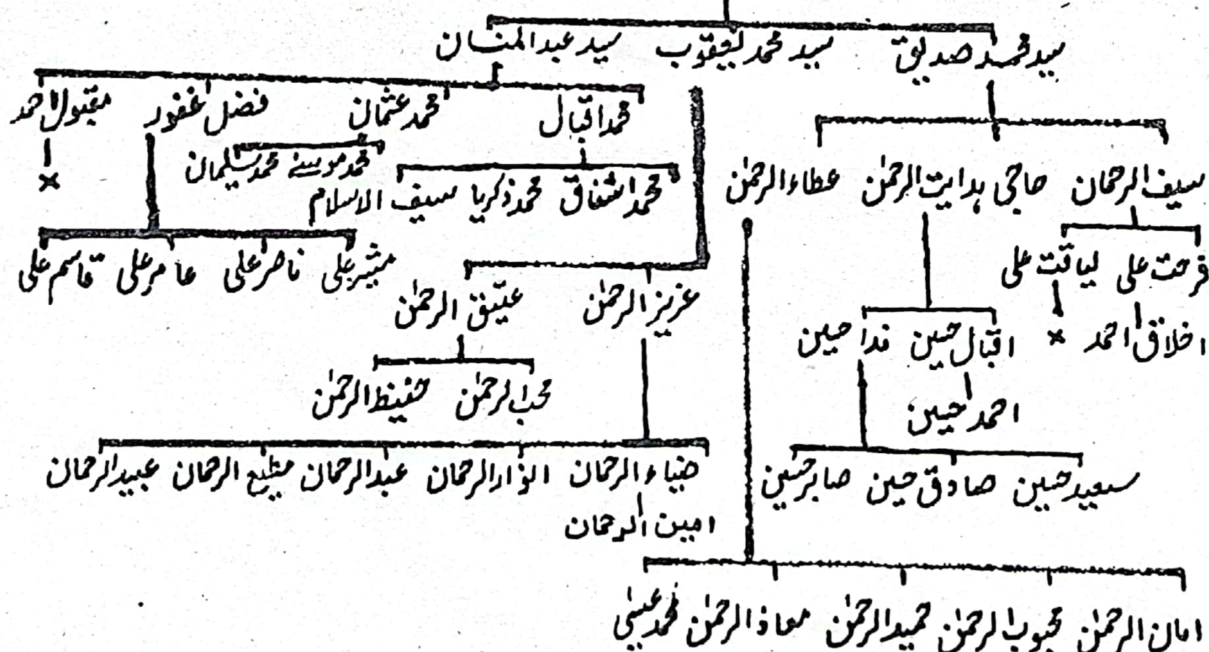
شمس الزمان — عبدالقدوس — قمر الزمان (پیرا) — سردار حسین — محمد حسین — حسین احمد

واجد علی شاہ — اختر علی شاہ — ارشد علی شاہ

عزیز علی — عامر علی

## شجرہ محمد یوسف صاحب بن سید نظام الدین عرف "جی صاحب" طورو

سید عبداللطیف صاحب



## شجرہ سید معظم الدین صاحب بن حافظ سید شمس الدین صاحب طورو

- سید صلاب الدین صاحب
- سید شجاع الدین
  - سید فضل دین
    - سید حمید الدین
      - سید حضرت جی
    - سید شاہ جی محمد
      - تاج محمد
  - سید غلام محی الدین
    - سید فرید میاں
      - سید محمد شریف
        - دوست محمد جان
      - محمد حنیف
        - رحمت اللہ جان
          - عبداللہ جان
      - محمود جان
        - فقیر محمد جان
          - نذیر محمد جان
          - سیف محمد جان
          - سلیم محمد جان
          - سریر محمد جان
          - ابونعیم
    - عبدالرشید میاں
      - احمد جان ×
      - نصراللہ جان ×
      - میر احمد جان
        - وصال محمد جان
        - نثار محمد جان
        - مہر محمد جان
        - اکرام اللہ جان
        - بشیر محمد جان
      - محمد امیر جان
        - امان اللہ جان
        - احسان اللہ جان
        - رضوان اللہ جان
        - ذاکر اللہ جان

## شجرہ سید سعد الدین صاحب بن سید حافظ شمس الدین صاحب

(جائے سکونت نامعلوم ہے)

- سید محمد جی
  - سید صاحب جی
    - سید حضرت جی
      - سید محمد جی
        - سید احمد جی
        - سید شیر بادشاہ

# شجرہ سید حافظ رحم الدین صاحب بن سید یوسف صاحب بن سید عثمان میاں صاحب

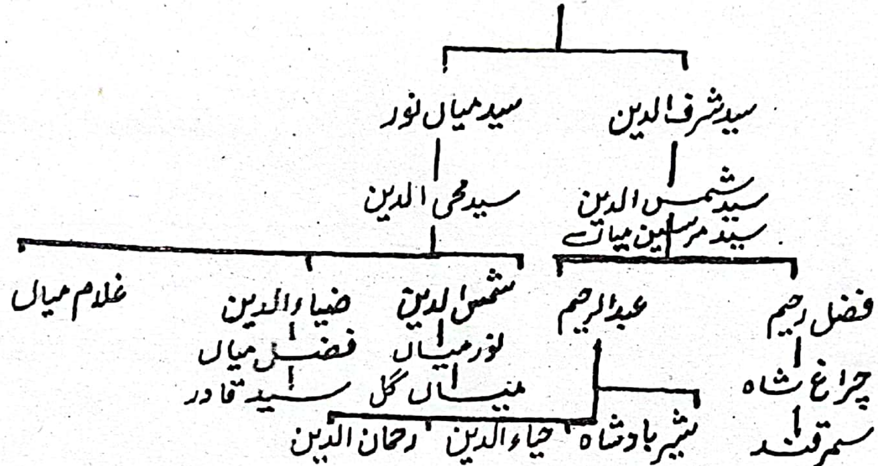
یہ چند خاندان گوجر گڑھی اور ڈھیری حمید گل میاں (ترنگزئی) آباد ہے ۔
باقی اولاد کا پتہ معلوم نہ ہو سکا

- سید امام الدین
- سید نجیم الدین
- باگو باباجی (گجر گڑھی مردان)
  - میاں عبید اللہ
    - سید کمال الدین
      - سید امام الدین
        - سید احمد دین
    - سید قمر الدین
      - سید غرب شاہ
        - سید قادر بخش
          - عبدہ
          - عبدالخالق
    - سید شرف الدین
      - سید فضل الدین
        - سید معین الدین ×
        - غلام شاہ
          - سید حبیب گل
            - عظیم گل
              - بشیر بہادر
              - عبدالعزیز
              - اسد جان
              - فرخ سیر
          - سید حمید گل
            - سید عبدالمجید
              - فضل کریم
                - فضل ودود
                  - حمید جان
                  - وحید جان
                - فضل نعیم عرف شاہ روم
                  - محمد عامر
                  - محمد عاصم
                - فضل داؤد ×
              - فضل معبود
                - فضل رحیم
                - فضل حکیم
                - فضل معبود
                - فضل علیم
                - فضل قدیم
                - ممتاز
              - محمد کریم
                - مشتاق حسین
                - شبیر حسین
                - ارشد حسین
            - سید عبدالاکبر
              - مرزا اکبر
              - گل اکبر
        - فضل محمود عرف ہشتکی میاں
          - سیف الرحمان
            - عبدالدیان
  - میاں معز اللہ ×

## شجرہ سید علی میاں صاحب بن میاں عثمان بن اخوند پنجو رح

سید قطب الدین    سید سیف الدین

قتلام بابا    عبداللہ




* سید ابوبکر میاں صاحب بن میاں عثمان صاحب کا فرزند علی محمد صاحب تھا ۔ دیگر اولاد اور جائے سکونت کے متعلق مزید معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔

## اخوند پنجو صاحب رح کے فرزند میاں سید لقمان کی اولاد

آپ کے دو فرزند میاں بایزید اور میاں عبداللطیف تھے ۔ زیادہ تر اولاد علاقہ سوات میں آباد ہے جن کے متعلق مزید معلومات فراہم نہ ہو سکیں

## اخوند پنجو صاحب رح کے فرزند میاں بہاؤ الدین کی اولاد

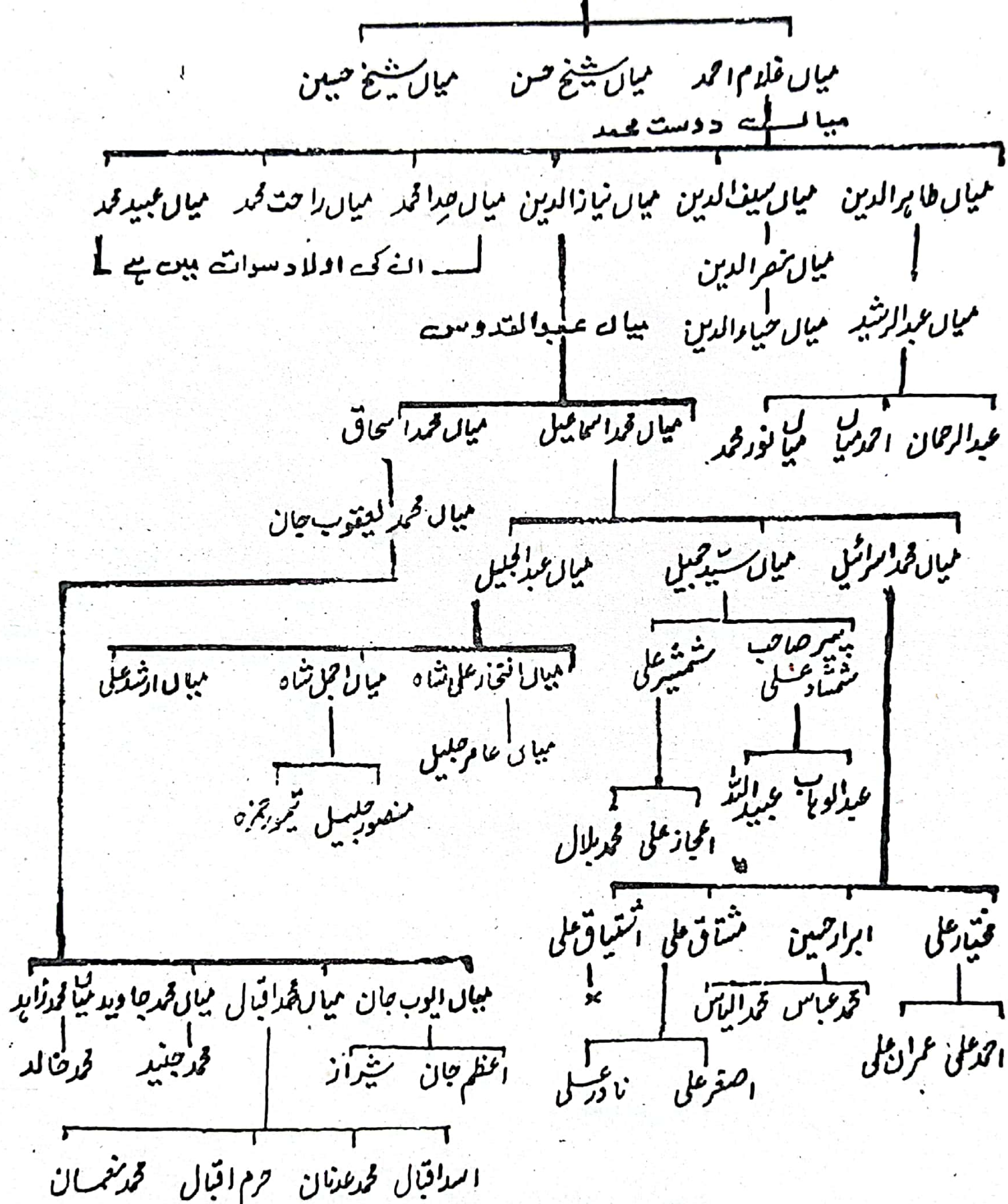
ان کی اولاد علاقے میں پھیلی ہوئی ہے

اکبر پورہ میں آباد خاندان کی تفصیل اگلے صفحے پر

درج ہے ۔

# سید بہاؤالدین بن اخوند پنجو صاحب رح

حافظ سید حبیب شاہ



# شجرہ میاں سید سلیمان صاحب بن سید عبدالوہاب اخوند پنچو صاحب اکبرپورہ

اخوند یعقوب صاحب — میاں محمد فاروق صاحب — میاں محمد ابراہیم — زین العابدین

حافظ محمد اسماعیل صاحب — میاں محمد رفیق صاحب — ×

میاں عبداللہ صاحب میاں رحمت اللہ صاحب
میاں سعداللہ صاحب

حسین میاں صاحب — میاں مہین صاحب

میاں محمد فاروق صاحب — میاں ہدایت اللہ

میاں فقیر صاحب — میاں غیاث صاحب — میاں سیف اللہ صاحب

میاں حمزاللہ صاحب

میاں محمد صادق — میاں محمد شاہ

میاں عباس صاحب — میاں گل صاحب

میاں باز گل صاحب

میاں دین محمد — میاں ولی محمد

میاں بادشاہ صاحب — سید حمید اللہ صاحب

میاں رسول شاہ — میاں غریب شاہ

میاں محب اللہ — قائم میاں

میاں عبدالقادر

میاں محمد زمین — میاں محمد خادم — میاں محمد امین

میاں عبدالسلام — میاں عبدالواحد — میاں لعل بادشاہ

× ×

میاں نجیب اللہ — میاں خیر اللہ

حبیب اللہ — امیر اللہ — جمال ملا — محمد اللہ جان — گل ملا جان

میاں نورالاسلام — میاں عبدالغفار — میاں ظہورالاسلام

میاں محمد سلمان — ×

شاہ اسلام — شاہ منصور — کامران — تیمور

غلام حیدر — قطب عالم — سید عبدالقادر (اگلے صفحے پر) — فیروز — چمینے — گل بادشاہ

غلام مرتضیٰ — غلام جیلانی — × — × — ×

میر بادشاہ — لعل بادشاہ

غلام علی

غلام مصطفیٰ
غلام صدیق
غلام حبیب
غلام فاروق
سب لاولد

محمد مسکین — بہادر خان — ماصل خان — نیاز بادشاہ — اسلام شاہ — لیاقت شاہ — راز بادشاہ

فرمان علی — فرہاد علی

محمد عبداللہ

خورشید احمد — شکیل احمد — شیراز — کاشف — شہزاد

۱ گوہر علی — ۲ شوکت علی — ۳ امجد علی — ۴ عمران علی — ۵ شاکر علی

# شجرہ سید عبدالقادر بن سید حمید اللہ صاحب اکبر پورہ

- عبدالمنان
  - عبدالحنان
    - فضل سبحان
    - حیات شاہ
  - عبدالجبار
    - فیض الرحمان
    - عزیز الرحمان
- عبدالسلام ×
- غلام قادر
  - محمد ظفر
    - یحییٰ خان
  - محمد صابر
    - محمد ریاض
    - محمد فیاض
    - محمد عارف
    - محمد آصف
  - محمد طاہر
    - محمد ذاکر
    - محمد ظاہر
  - نور الامین
    - بشیر شاہ
    - امین گل
    - ہمایون
    - عالم زیب
- میر قادر
  - انور جان
    - محمد زبیر
    - جمشید انور
    - محمد طفیل
- فضل قادر
  - سید قادر
    - سید حسن
  - سید قمر
    - روشن
- سید اکبر ×
- غلام سرور
  - محمد اشرف
    - سجاد حسین
    - خالد حسین
    - زاہد حسین
  - میر اکبر
    - شاہ فیصل
    - شاہد علی
    - راشد علی

